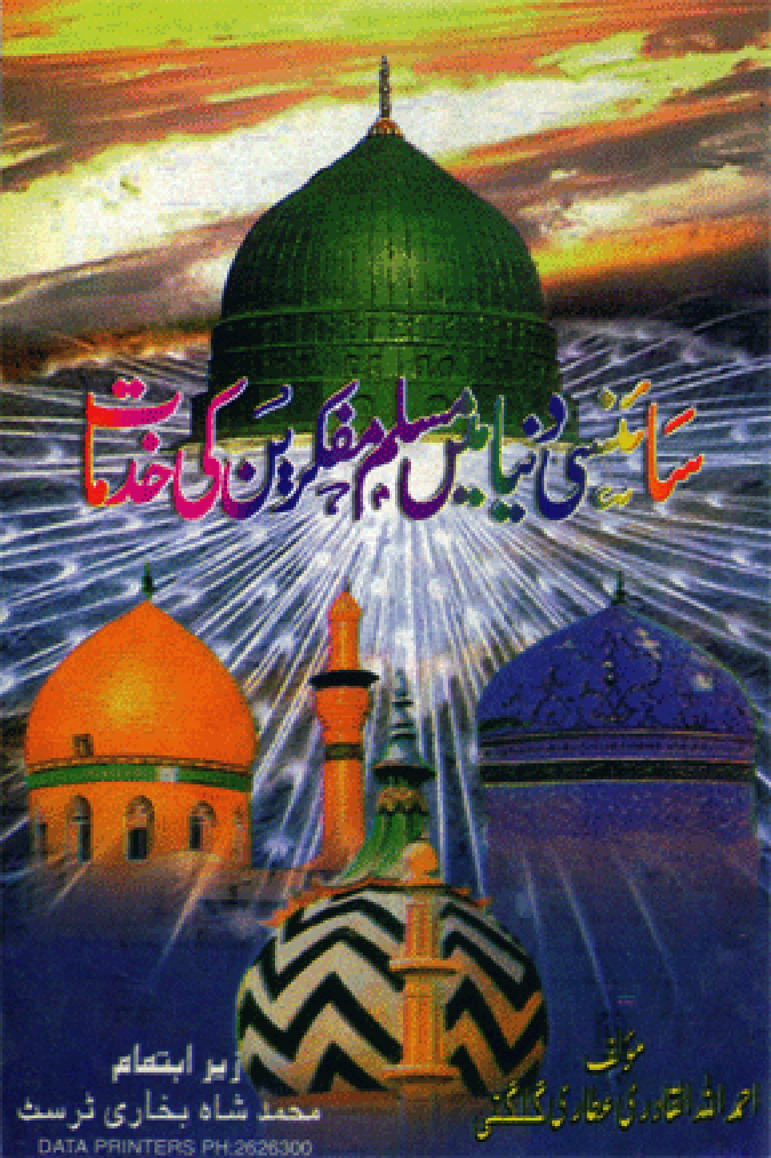
سائنسی دنیا میں مسلم مفکرین کی خدمات
مؤلف
احمد اللہ القادری عطاری گلگتی
زیر اہتمام
محمد شاہ بخاری ٹرسٹ
DATA PRINTERS PH:2626300

الانتساب

اِس چمنستانِ رضا کے پھول کے نام جن کو علمائے حق نے ابو المعالی، حامیٔ سنتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، عاشقِ رسولِ خدا عزوجل، مجاہدِ اُمت، مجاہدِ اہلسنّت کے لقب سے مُقلّب فرمایا...... یعنی مُرشِدی وسَندی امیرِ اہلسنّت ابو البلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دام مجدہ

سگِ عطار

احمد اللہ قادری عطارؔی (گلگتی)

مدرسۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی

تمہید

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

قبل اس کے کہ اس موضوع پر کچھ تحریر کیا جائے، دیئے ہوئے موضوع کے الفاظ کا مختصر سا مفہوم پیش کرتا ہوں۔

سائِنس

سائنس کی بہت ساری تعریفیں کی گئی ہیں ایک تعریف کچھ اس طرح کی گئی ہے:۔

Science is an objective and systematic study of any object.

کسی شے کا معروضی اور با قاعدہ مطالعہ کا نام سائنس ہے۔

سائنس کی ایک دوسری تعریف یہ ہے:

Science is a methodical, exact and exhaustive knowledge of some subjuect - matter.

سائنس کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ پوزیٹو (Positive) اور نارمیٹیو (Normative) اوّل الذکر میں مادی اشیاء کا مطالعہ کیا جاتا ہے ان کی ساخت اور خواص وغیرہ پر تحقیق کی جاتی ہے اس میں نباتات، حیاتیات، علم کیمیا، علم طبیعات، علم طب، علم فلکیات اور جغرافیہ وغیرہ شامل ہیں۔ موخر الذکر میں غیر مادی اشیاء کے متعلق مطالعہ کیا جاتا ہے کہ کیا ہونا چاہیے؟ اچھائی کیا ہے؟ برائی کیا ہے؟ اس میں اخلاقیات وغیرہ بھی شامل ہیں۔

دُنیا

یہ دنیٰ یدنو سے ہے اس کا مصدر دنو ہے جس کے معنی قریب کے ہیں۔ دنیا کو اس لئے دنیا کہتے ہیں کہ قریب الفنا ہے یا اس زندگی سے متصل ہے ہمیشہ کیلئے باقی رہنے والی نہیں ہے اس سے اس بات کی طرف بھی اِشارہ ملتا ہے کہ سائنس علوم عارضی اور اس جہاں میں استفادے کی حد تک محدود ہیں۔

مُسلم

یہ لفظ اسلام سے مشتق ہے اسلام کے معنی ہیں احکامِ الٰہی کے سامنے جھک جانا یعنی احکامِ الٰہی تسلیم کر لینا اور مسلمان سے مراد وہ شخص ہے جو احکامِ الٰہی کے سامنے اپنے آپ کو جھکاتا ہے۔

(Muslim is he who submits himself to the Divine laws)

مُفَکِّرِین

مفکر کی جمع ہے اور یہ فکر سے ماخوذ ہے اس طرح مفکر سے مراد فکر کرنے والا، غور وخوض کرنے والا، سوچ بوجھ رکھنے والا، تدبر کرنے والا۔ یہاں مفکرین سے مراد دین فطرت یعنی اسلام پر غور وفکر کرنے والے، سوچنے والے، سوجھ بوجھ رکھنے والے مراد ہیں۔ان حضرات کو قرآنی زبان میں اولو الالباب کہا گیا ہے اور یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہوں نے ربّ کریم کے مر فکر پر لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگیاں وَقف کیں۔ قرآن حکیم میں فکر کرنے، غور کرنے، تدبر کرنے کے بارے میں تقریباً 750 آیاتِ کریمہ ہیں۔

افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت و الی السماء کیف رفعت و الی الجمال کیف نصبت

تو کیا اُونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا اور آسمان کیسے بلند کیا گیا اور پہاڑ کو کیسے نصب کیا گیا۔ (سورہ غاشیہ:۱۷)

قل سیروا فی الارض ثم انظرو کیف کان عاقبتہ المکذبین (سورہ انعام:۱۱)

تم فرمادو زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والے کا کیا انجام ہوا۔

اس طرح کی متعدد آیات ہیں جن میں صاحبان علم کو فکر کی دعوت دی جا رہی ہے۔ اسی لئے سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل فکر کے بارے میں فرمایا،

من یرد اللہ بہ خیراً یفقھہ فی الدین و انما انا قاسم واللہ یعطی

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا اِرادہ فرماتا ہے اسے سمجھ بوجھ سے نوازتا ہے اور بے شک میں (خزائن الٰہی) تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔ (رواہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بخاری و مسلم)

چونکہ اہل علم ہی فکر کر کے مخلوق الٰہی کیلئے ترقی کا راستہ متعین کر سکتے ہیں المختصر ان لوگوں کا علم سائنس یا سائنسی دُنیا میں کردار وخدمات جنہوں نے تمام احکام الٰہی کے سامنے سرِ تسلیم خم کر لیا ہو اور ساتھ ہی مظاہر قدرت کے بارے میں فکر وتدبر کے پیکر بھی بنے ہوں یہی وہ اہل علم وبصیرت ہیں جن کی ربّ کریم نے مختلف مقامات پر مختلف انداز میں تعریف فرمائی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (سورہ زمر:۹)

کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔

قل ھل یستوی الاعمی والبصیر (سورہ مومن:۵۸)

فرمادیجئے کیا اندھا اور انکھیار برابر ہیں؟

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (سورہ فاطر:۲۸)

اللہ عزّ وجل سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

ان بندگان خاص نے دِینی علوم کے ساتھ ساتھ سائنس کی طرف بھی توجہ فرمائی چونکہ سائنس کا ماخذ درحقیقت قرآن حکیم اور سنتِ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ انسانیت بلکہ ساری کائنات کی جان حضرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل مقصدِ بعثت علمِ سائنس یا دوسرے علوم کی تعلیم دینا نہیں تھا بلکہ شرعی و عرفانی علوم کے ذریعے قابلِ رحم انسانیت کو جہالت کے گھپ اندھیرے گھڑے سے نکال کر امانت، شجاعت، صداقت، دیانت اور کرامت کی امامت کے عہدوں پر فائز کرنا تھا اسی لئے فلاحِ آخرت کی خاطر اصل مقصد کی تکمیل کی طرف توجہ فرمائی اور ضمناً بوقتِ ضرورت اس جزوی شعبے کی طرف بھی توجہ فرمائی تو سائنس کی ہر شاخ میں علم کے دریا بہادیئے اب جب کہ تقریباً 1500 سال گزر چکے ہیں سائنسدان فرموداتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تحقیق کرتے چلے آرہے ہیں اور حقائق کو تسلیم کیے جارہے ہیں نہ صرف اتنا بلکہ کئی غیر مسلم سائنسدانوں کی قسمت فقط اسی بنیاد پر قبولِ اسلام کیلئے ہمیشہ کیلئے بیدار ہوچکی ہے اور اگر یہ لوگ مزید غور و فکر کرتے ہوئے عصبیت کے چشمے اُتار دیں تو سارے اس سچے دین یعنی دین اسلام میں داخل ہوکر اس کی دائمی لذتوں سے ہمیشہ کیلئے لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔

اِن شاءَ اللہ عزَّ وجلَّ مزید برآں علم طب کے بارے میں قرآنِ پاک اور احادیثِ نبوی میں جو اشارات ملتے ہیں ان پر تحقیقات کے بعد ان گنت کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں اور یقیناً بے شمار کتابیں اور حقائق تا قیامت منظر عام پر آنا متوقع ہیں۔ کتاب طب نبوی اور جدید سائنس (ڈاکٹر خالد غزنوی) جس میں ہزاروں بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ سرورِ کونین، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت ہی بڑے طبیب حاذق ہیں اور کیوں نہ ہوں ربِّ کریم خود فرماتا ہے،

و انزل اللہ علیک الکتاب والحکمہ و علمک مالم تکن تعلم
و کان فضل اللہ علیک عظیما (سورہ النساء:۱۱۳)

اور اللہ عزَّ وجلَّ نے تم پر کتاب اور حکمت اُتاری اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ عزَّ وجلَّ کا بہت بڑا فضل ہے۔

دوسری جگہ ارشادِ ربانی ہے،

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلو علیھم آیاتہ و یزکیھم
و یعلمھم الکتب والحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی اللہ ضلال مبین (پ۴، العمران:۱۶۴)

زمانہ قدیم میں لفظ سائنسدان کی اصطلاح تو رائج نہ تھی مگر ہر وہ عالم فاضل جو علوم وفنون پر مہارت رکھتا تھا نمایاں حیثیت کا مالک ہوتا تھا تو اسے حکیم یا فلسفی کے نام سے پکارتے تھے یہ خطاب اس صاحب علم وفضل کیلئے خاص تھا جو علم ہیئت اور نجوم علم کیمیا علم اجسام وابدان اور سرجری وغیرہ سے متعلق جو بھی تشریحات جملہ امراض ان کیلئے علاج دواؤں اور جڑی بوٹیوں کے خواص ان کے استعمال کے طریقے اور سب باتوں سے نہ صرف واقف اور ماہر ہوتا تھا نیز ہر فن میں کمال رکھتا تھا اور اس کا علم حاضر ہوتا تھا یہ تو انہیں عوام وخواص حکیم کے خطاب سے پکارتے تھے لیکن سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام حکیموں کے خالق وحکیم (جیسا کہ قرآن میں اللہ عزّ وجل اپنے لئے حکیم کا لفظ استعمال فرماتا ہے) نے حکیم یعنی **یعلمھم الکتب والحکمتہ** معلم حکمت کے لقب سے ملقب فرمایا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں حکمت کا منبع ومعلم قرار دیا جو سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام حکماء سائنسدانوں کا استاد تسلیم نہ کرے۔ سائنس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات حکمت کی ایک خادمہ ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کے سامنے تمام انسانوں کا علم شروع سے آخر تک جس میں بڑے بڑے دانشور اور سائنسدان بھی شامل ہیں سمندر کے مقابلے میں ایک قطرے کی بھی نسبت نہیں رکھتا کیوں نہ ہو جب اللہ عزّ وجل جو ذرّے ذرّے کے ظاہر وباطن کا علم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے لامحدود علم کے مقابلے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارکہ کو سمندر کے مقابلے میں قطرہ کی مثال نہیں دی جاسکتی ہے۔ اس ربّ ذوالجلال نے اپنے محبوب کو علم سکھایا **و علمہ شدید القوی** اور دوسری جگہ ارشادِ ربانی ہے، **الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان وعلمہ البیان** رحمٰن نے انسانیت کی جان محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو قرآن (ماکان ومایکون) کا علم سکھایا۔

اب ہم قرآنِ پاک ہی سے پوچھتے ہیں کہ بتا اے کلام الٰہی تیرے اندر کتنے علوم کے بحر ذخائر موجود ہیں تو قرآنِ پاک کا جواب ان آیاتِ کریمہ میں ملتا ہے گویا کہ ان آیاتِ کریمہ نے اس تفصیل طلب بحث کو چند کلمات میں سمیٹ کر رکھ دیا ہے:۔

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین (سورہ انعام:۵۹)

اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں نہ لکھا ہو۔

ولا اصغر من ذالك والاکبر الا فی کتاب مبین (سورہ یونس:۶۱)

اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی کوئی چیز نہیں جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو۔

دُنیا میں کوئی چیز یا تو خشک ہو سکتی ہے یا تر اور بلحاظ حجم و جسامت یا تو بڑی ہو سکتی ہے یا چھوٹی۔ جب قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ ہر تر و خشک اور ہر چھوٹی و بڑی چیز کا علم اس بحر ذخائر (قرآن حکیم) میں ہے اس لئے کہ سکھانے والا ربّ عزّ وجل حکیم ہے سیکھنے والے بھی حکیم ہیں اور سکھائی جانے والی شے (قرآن) بھی حکیم ہے۔ اب ان حکیمِ اعظم انسان سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کا احاطہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کون کر سکتا ہے؟ کہاں گئے وہ تنقیص علم رسالت کرنے والے ان محکم اور واضح آیتِ کریمہ کا ان لوگوں کے پاس کیا جواب ہے وہ کس دلیل کے سہارے بڑی بے باکی سے یہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (استغفر اللہ) ان لوگوں کے پاس کوئی جواب نہیں اور نہ ہی ان آیات بینات میں کسی تاویل کی گنجائش ہے۔

مذکورہ اور دیگر آیات میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معلم کتاب ہونے کے علاوہ معلم حکمۃ ہونے کا بھی ذکر ہے اور دوسری جگہ پر حکمت کے علم کی اہمیت پر ارشاد ایزدی ہے،

ومن یوتی الحکمتہ فقد اوتی خیراً کثیراً (بقرہ:۲۶۹)

اور جسے حکمت دی گئی اس سے لوگوں کی بھلائی کا بہت بڑا ذریعہ عطا کیا گیا ہے۔

اسلام اور سائنس

بعض کم علم لوگوں کا یہ زعم باطل ہے کہ ہمیں اسلام جو کہ دین فطرت ہے سائنسی علوم حاصل کرنے سے منع کرتا ہے یا اس علم کی مذمت کرتا ہے لیکن جب قرآن حکیم اور سنتِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ہم مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں بار بار ہدایت شرعی کے ساتھ علم سائنس کی طرف توجہ مبذول کروائی جارہی ہے اس لئے ہم پہلے جدید سائنس کی چند خصوصیات کا مطالعہ کرتے ہیں پھر ہمیں اس بات کا اندازہ لگانے میں آسانی ہوگی کہ اسلام کا انکے بارے میں کیا رویہ ہے اور وہ خصوصیات یہ ہیں:۔

۱...... یہ ایک مسلم الثبوت بات ہے کہ ہر انسان کو بقدر استعداد طبعی وصلاحیت علم حاصل کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے۔

۲...... سائنسی طریق کار تجربات، مفروضات، مشاہدات اور نظم و ضبط پر مشتمل ہے۔ سائنس صِرف تجربات پر مبنی ہے اور نہ ہی یہ خیالات کی پیداوار ہے (اور تھیوریز تو بعض اوقات تبدیل ہوتی جاتی ہیں) بلکہ دونوں کا مجموعہ ہے۔

۳...... یہ بات بھی آفاقی طور پر تسلیم کی جاچکی ہے کہ انسانی زندگی میں سائنس کی کافی حد تک ضرورت پڑتی ہے۔

اب ان میں سے ہر پہلو پر اسلام کا نقطہ نگاہ واضح کیا جارہا ہے۔

۱...... ہر انسان کو بنیادی طور پر بقدر استعداد طبعی علم حاصل کرنے کا حق حاصل ہے۔

قرآنِ پاک کی نزول وحی کے لحاظ سے پہلی آیت جو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر نازل ہوئی اس میں پڑھنے کا حکم ہے،

اقرا باسم ربک الذی خلق o خلق الانسان من علق o اقراء وربک الاکرم

الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم (پ۳۰۔سورہ علق:۱تا۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پڑھو اپنے ربّ عزّوجل کے نام سے جس نے پیدا کیا، آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا، پڑھو اور تمہارا ربّ عزّوجل ہی سب سے بڑا کریم، جس نے قلم سے لکھنا سکھایا، آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

اس آیتِ کریمہ میں پڑھنے لکھنے کی اہمیت تاکیداً اور بلاواسطہ بیان کی گئی ہے اسی لئے علم دین کا بقدرضرورت حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے تاکہ بآسانی احکامِ الٰہی کی اتباع کرسکیں۔ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، طلب العلم فریضتہ علی کل مسلم ومسلمۃ ہر مسلمان مرد عورت پر (بقدرضرورت) علم حاصل کرنا فرض (عین) ہے اور روایت میں ہے، اطلبو العلم ولو کان باصین علم حاصل کرو اگر تمہیں چین جانا پڑے۔

خصوصی طور پر علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے پس احکامِ الٰہی اور فرمودات رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اِتباع کرتے ہوئے شمع رسالت کے پروانوں نے علم حاصل کرنا سوچنا اور تدبر کرنا شروع کیا اور یہ مسلمانوں کی اجتماعی مساوات ملی کا ابتدائی دَور تھا جس میں معاشرے کے ہر فرد کو علم و ترقی کے یکساں مواقع فراہم تھے! پڑھنے لکھنے کے بارے میں اسلام کے اس حکم نے اتنا گہرا اثر مرتب کیا کہ آن کی آن میں عالم اسلام میں علم کے چراغ روشن ہونے لگے نہ صرف اتنا بلکہ جلد ہی اسی چراغ کی روشنی پورے یورپ میں پھیل گئی۔ یہ علم سائنس کے سلسلے میں ابتدائی اور پہلی سیڑھی تھی۔

۳......اب ہم سائنس کے دوسرے پہلو کی طرف بڑھتے ہیں اور یہ معلوم کرتے ہیں کہ سائنسی طریق کار کے سلسلے میں اسلام نے کیا نقطہ نظر اختیار کیا ہے۔ سائنسی طریق کار مفروضات، مشاہدات اور تجربات پر مشتمل ہے۔ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر ان سائنسی طریق ہائے کار کی طرف اِشارہ فرمایا ہے۔ جن میں سے صرف چند ایک آیات پیش کی جا رہی ہیں:۔

ان فی خلق السمٰوٰت والارض و اختلاف الیل والنہار والفلك التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللّٰہ من السماء من ماء فاحیا بہ الارض بعد موتھا و بث فیھا من کل دابتہ و تصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض ان فی ذالك لآیات یقوم یعقلون

بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے
اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مُردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے
اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کیلئے ضرور نشانیاں ہیں۔

دوسری جگہ ارشادِ ربانی ہے:۔

و ھو الذی جعل لکم النجوم لتھتدو فی ظلمات البر والبحر قد فصلنا الآیات لقوم لعقلون

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے تارے بنائے کہ راہ پاؤ خشکی اور تری کے اندھیرے میں
ہم نے نشانیاں مفصل بیان کر دیں علم والوں کیلئے۔

قرآنِ پاک نے بار بار سفر اختیار کرنے اور مشاہدات کرنے پر زور دیا۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

فانظرو ما ذا فی السموات والارض افلا ینظرون افلا یتفکرون افلا یتدبرون

یعنی وہ کیوں نہیں دیکھتے؟ وہ کیوں نہیں فکر کرتے؟ وہ کیوں نہیں تدبر کرتے؟

اس طرح قرآنِ پاک میں علم فکر تدبر اور عقل کے الفاظ کئی بار آئے ہیں۔

ان فی ذالك لا يته لقوم يعقلون	بے شک اس میں نشانیاں ہیں علم والوں کیلئے۔
ان فی ذالك لا يته لقوم يتفكرون	بے شک اس میں نشانیاں ہیں اہل فکر کیلئے۔
ان فی ذالك لا يته لقوم يتدبرون	بے شک اس میں نشانیاں ہیں اہل تدبر کیلئے۔
ان فی ذالك لا يته لقوم يعقلون	بے شک اس میں نشانیاں ہیں اہل عقل کیلئے۔

افلا ينظرون الى الابل كيف خلقت و الى السماء كيف رفعت

و الى الجبال كيف نصبت و الى الارض كيف سطحت

ان آیات طیبات میں طبعاتی سائنس (Physical Science) کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے اور اس بات کی دعوت دی گئی ہے کہ تم زمین و آسمان کی ان تمام چیزوں کے بارے میں غور و فکر کرو۔ غور و فکر صرف ذِہنی تفریح کی حد تک نہیں بلکہ اس سے نتائج بھی نکالو۔ ان خیالات و مفروضات کو عملی جامہ بھی پہناؤ تب جا کر غور و فکر کا اصل مقصد پورا ہوگا۔

اب جب ہم آخری اور تیسرے پہلو پر غور کرتے ہیں کہ اسلام کا انسانی زندگی میں سائنس کی اہمیت کے بارے میں کیا نقطہ نظر ہے تو اس سلسلے میں اسلام کا رویہ قابل قدر ہے۔ دوسرے تمام ادیان کے رہنماؤں نے سائنس کو اپنے دِین سے جدا کر دیا تھا بلکہ اپنے پیروکاروں کو روحانی ترقی حاصل کرنے کا نعرہ لگاتے ہوئے معاشرتی زندگی سے ہی دور رہنے اور صحراؤں اور بیابانوں کی طرف رُخ کرنے کا درس دیا اور سائنسی منافع سے بالکل الگ تھلگ رہنے کی تلقین کی لیکن اسلام نے لا رهبانية فى الاسلام کا مژدہ سنا کر اس فرسودہ اور غیر فطری نظریہ کو بالکل ہی باطل قرار دیا۔ یہ دنیا اور اس کے وسائل انسانیت کی مادی فلاح و بہبود میں استعمال کیلئے ہیں البتہ انسان اپنے آپ کو مادیت پرستی ہی میں مستغرق نہ کرے بلکہ ان قدرتی وسائل کو فتح کرے اور اپنے جائز مصارف میں لائے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، ان الله سخر لكم ما فى السموات والارض بیشک اللہ نے مسخر کر رکھا ہے آپ کیلئے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین کے اندر ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی مشیت ہی کچھ ایسی ہے کہ انسان اپنی فطری طاقتوں اور صلاحیتوں کو بمدد عقلی علوم وسائنس بروئے کار لائے تاکہ اس حضرت انسان میں موجود پوشیدہ جواہر اپنا کمال دکھا سکیں۔ اس لئے سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مادی چیزوں کے بارے میں زیادہ وضاحت نہیں فرمائی پھر بھی آپ کا عمل تعبیر یعنی جس درخت پر پھل نہ آتے ہوں اس درخت پر درخت کی شاخ کاٹ کر پہلے درخت پر لگائی تو پھل آنے لگے اس طرح کچھ کئی چیزیں مادی طبیعاتی علوم سے وابستہ احادیثِ پاک میں مل جاتی ہیں جس سے ماہرین علم نباتات ہو رہے ہیں۔

سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان چیزوں کے بارے میں وضاحت نہ فرمانا یا کم ہی ان چیزوں کی طرف توجہ فرمانے کی اصل ایک وجہ یہ بھی نظر آتی ہے کہ انسان ضرورت کے تحت محنت کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے اور ان قدرتی وسائل سے استفادہ کرے۔ انسان جب اندھا بہرا کانا ہو جاتا ہے تو اس کی پوشیدہ صلاحتیں اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ لیکن یہاں پر اللہ نے کسی کو معذور نہیں رکھا بلکہ اپنی اپنی صلاحیتوں کے مطابق مسخر کرنے کیلئے چھوڑا۔ الحمدللہ اس رمزِ الٰہی کو سمجھتے ہوئے اولو الالباب (مسلم مفکرین) نے علم سائنس میں بے پایاں ترقی حاصل کی ہے بلکہ اقوام عالم کو سائنس میں مسلم مفکرین کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا ہے۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے جب سے مسلمان اندرونی انتشار کا شکار ہوئے سائنسی میدان میں ترقی کافی حد تک متاثر ہوئی۔ لیکن پھر بھی سابقہ مسلم مفکرین ہی کی خدمات کو مدنظر رکھتے ان کو ہی ترقی دیں تو بھی کافی ہوگا مگر اسی پر اکتفاء کرنا حکمت کا تقاضا نہیں۔

غیر مسلموں کی خیانت کا اندازہ لگایئے کہ مسلمان مفکرین کی بڑی اور اہم سائنسی ایجادات کو اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کا علم سائنس میں کوئی کردار نہیں لیکن حقائق بالکل ہی اس کے برعکس ہیں بلکہ بعض غیر مسلم مفکرین نے بھی مجبوراً مسلم مفکرین کی علمِ سائنس میں خدمات کا اعتراف کیا ہے۔

اب ان مسلم مفکرین کی خدمات کا مختصر سا جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور آخر میں اٹھارویں اور اُنیسویں صدی کے مجددین وملت مفکر اور سائنسدان کی سائنسی خدمات کا مختصر سا جائزہ لیا جائے گا جو اس وقت تک منظر عام پر آ چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان نفوس قدسیہ اور اولوالالباب کے صدقے میں خلوص کے ساتھ اِسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سائنسی دنیا میں مسلم مفکرین کی خدمات

خالد بن یزید 85ھ

خالد بن یزید بنو اُمیہ کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتا تھا شاہی محل میں پرورش ہوئی اچھی تعلیم و تربیت حاصل ہوئی۔ عربی النسل ہونے کی وجہ سے شاہانہ تکلفات میں گرفتار تھا اس لئے تاج و تخت حاصل نہ کرسکے۔ خالد عالم اسلام میں پہلا سائنسدان ہے۔ انہوں نے علمی کئی کتابوں کا مطالعہ کیا اور تراجم بھی کئے اور کیمیا سازی سے دلچسپی لینے لگے۔ سونا بنانے کی غرض سے انہوں نے کچھ جڑی بوٹیاں بھی جمع کیں لیکن اس مہم میں وہ کامیاب نہ ہوسکے۔ لوگوں نے استفسار کیا کہ حضرت آپ کیوں اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے ہیں آپ کا جواب تھا کہ میں اپنے دوست واحباب کو انعام واکرام دے کر بے نیاز کرنا چاہتا ہوں یہ ان کی محبت انسانیت تھی۔ خالد کو علم طب سے خاصی دلچسپی تھی انہوں نے اسکندریہ سے بہت سارے اہل علم کو بحث کی دعوت دی اور اپنی قابلیت میں خاصہ اضافہ کیا۔ ان حکماء سے خالد نے کئی کتب کے ترجمے بھی کرائے۔

خالد کو علم ہیئت سے بھی لگاؤ تھا انہوں نے ایک کرہ بھی تیار کیا تھا۔ خالد علم وفن کا بڑا ہی دلدادہ تھا۔ علم کیمیا (Chemistry) سے فطری شوق رکھنے والا اس دور کا پہلا مفکر تھا۔

ابو اسحٰق ابراھیم بن جندب 157ھ

ابراہیم بن جندب نے علم ہیئت کے مطالعے کے ذریعے اجزام فلکی کا مشاہدہ شرع کیا۔ جلد ہی وہ فلکیات (Astronomy) میں مشاہدات کے ذریعے نئی نئی تحقیقات کرنے لگے۔ ماہر صناع میکانک (Machanics) ہونے کے سبب انہوں نے چاند تاروں اوراجرام فلکی کے صحیح مشاہدے کیلئے ایک آلہ ایجاد کیا اس انوکھے آلے کا نام اصطرلاب دیا جاتا ہے یہ اصطرلاب ایک قسم کی دوربین تھی۔ اس انوکھی دوربین کے ذریعے سے بآسانی اجرام فلکی کا مشاہدہ کیا جاسکتا تھا اوران کے درمیانی فاصلے کی پیمائش بھی کی جاسکتی تھی۔ اصطرلاب میں دو فلکیات تھیں ان میں سے ایک فلکی اپنی جگہ فٹ رہتی تھی جب کہ دوسری فلکی اوپر کی طرف جاسکتی تھی اور ساتھ ہی دائیں بائیں بھی گھمائی جاسکتی تھی اور یہ فلکیاں ایک اونچے اسٹینڈ پر لگادی گئی تھیں گلیلو (اٹلی ۱۵۶۴ء،۱۶۴۲ء) جس کو دوربین کا موجد کہا جاتا ہے اس نے تصوّر کولیا اور اصطرلاب کو ترقی دے کر ایک ایسا آلہ بنایا جس میں دیگر سہولتوں کا بھی اضافہ کردیا گیا۔ اس لئے گلیلو کو دوربین کا موجد تو نہیں کہا جاسکتا ہے کیونکہ دراصل دوربین کا موجد ابراہیم بن جندب تھے۔ اس کے جدت پسند دماغ نے ضرورت سے مجبور ہو کر ایک نئی چیز بنا کر اسے فائدہ اُٹھایا۔ کسی نے کیا خوب کہا ؎

☆ ضروت ایجاد کی ماں ہے ☆

(Necessity isthe mother of invention)

نوبخت 157 - 176ھ

نوبخت نہایت ہی ذہین باصلاحیت نوجوان تھا ابتدائی تعلیم وتربیت ابتدائی مدارس میں حاصل کر کے گہرے مطالعے میں مصروف ہوگیا نوبخت ایک ماہر انجینئر اور پیائش کرنے والا (Surveyer) تھا۔مکمل شہری آبادی میں انہیں بڑی مہارت حاصل تھی۔ غوروفکر کے بعد شہر بغداد کا مدزار پلان بنایا اور پورا نقشہ تیار کیا۔ کہا جاتا ہے کہ شاہی دربار کی گنبد نما عمارت دوسوچالیس فٹ زمین سے بلند تھی۔وسیع وعریض اس عمارت کے اونچے اور شاندار گنبد پر ایک شہسوار کا مجسمہ نصب تھا۔ یہ مجسمہ دھات کا بھی تھا۔ شاہی محلات باغات اور دیگر عمارتیں وغیرہ ایک گلدستے کی طرح باہم مناسبت سے بنی ہوئی تھیں نوبخت اور اس کے معاونین و شاگردوں نے بغداد شریف کی پلاننگ میں اپنے کمال فن کا مظاہرہ کیا تھا اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس وقت کی دنیا میں ایک بالکل ہی انوکھا تخیل تھا یہ بغداشریف آئندہ الف لیلہ کی کہانیوں کا مرکز بن گیا۔

فضل بن نوبخت 197 - 816ء

فضل علم ہیئت کے بڑے ماہر تھے انہوں نے کئی علمی اور فنی کتابوں کے ترجے بھی کئے۔نوبخت کے صاجزادے **فضل** کوعلم سے بڑی محبت تھی اس لئے مختلف عنوانات پر کتابیں جمع کرتا تھا اور اپنی لائبریری میں بڑی ترتیب سے رکھتا تھا۔ بغداشریف علم وفن کا اس وقت مرکز بن گیا تھا۔ ہارون الرشید کا دور تھا اسے بھی کتابوں سے اچھی خاصی دلچپی تھی فضل بن نوبخت علم ہیئت میں روزگار کا یکتا ہونے کے ساتھ ساتھ شہر کی تعمیر میں اپنے والد کے ساتھ کام کرنے لگا وہ علم ہیئت میں بھی اپنے والد کی مدد کرتا اور احرام فلکی کے مشاہدات میں بھی ساتھ رہتے تھے۔

فضل بن نوبخت نے جو لائبریری علم کی جستجو کی وجہ سے بنائی تھی وہ اس دور کی عظیم ترین لائبریری بن گئی اور یہ دنیا کا پہلا کتب خانہ بن گیا۔

ماشاء اللہ 197ھ

ماشاءاللہ کا شمار بھی بغدادشریف کے ماہر انجینئر وں میں ہوتا ہے۔ بغدادشریف کی تعمیر میں ماشاءاللہ کا نام بھی سرفہرست آتا ہے۔ اصطرلاب مشین جو کہ ابراہیم بن جندب نے ایجاد کیا تھا کے ذریعے ماشاءاللہ نے آسمان کے عجائبات کا مطالعہ بڑے غوروخوض سے کیا اور فن ہیئت پر اپنی ایک کتاب اپنے تجربات ومشاہدات کی روشنی میں مرتب کی اور یہ ضخیم کتاب علم ہیئت میں دورِعباسی میں پہلی تصنیف تھی۔اس میں ستائیس ابواب ہیں اور یہ نادر معلومات کا مجموعہ ہے۔

الحمدللہ اس کتاب کا لاطینی زبان میں ترجمہ پہلی دفعہ ہوا اور اس سے مغرب کے دانشوروں اور سائنسدانوں نے استفادہ کیا۔

جابر بن حیان 198ھ - 817ء

علم کیمیا کے میدان میں جابر بن حیان کو موجد تسلیم کیا جاچکا ہے۔اس نے کیمیاوی تجربات کرنے کے بعد مختلف نکات بیان کئے اور کچھ اصول و قواعد مرتب کئے جو آج بھی قابل اطلاق ہیں۔

۱......عمل تصمید یعنی دواؤں کا جوہر اڑانا۔اس طریقے کو سب سے پہلے اس جابر نے اختیار کیا۔

۲......جابر ہی نے قلماؤ کرنے (Crystallistion) کا طریقہ بھی دریافت کیا اور اس نئے طریقے سے دواؤں کو قلمایا۔

۳......جابر نے فلٹر کرنے کا طریقہ ایجاد کیا۔

۳......جابر نے تین قسم کے نمکیات بھی دریافت کئے۔

۳......جابر کا سب سے بڑا کارنامہ تیزاب ایجاد کرنا ہے۔

۳......جابر ہی نے بھاپ کو بھسم کر کے کشتہ بنانے کا نازک طریقہ دریافت کیا۔

۳......انہوں نے یہ بھی معلوم کیا کہ دھات کا کشتہ بنانے سے اس کا وزن کچھ بڑھ جاتا ہے۔

۳...... جابر نے لوہے پر مختلف تجربات کیے اور یہ بتادیا کہ لوہے کو کس طرح صاف کیا جاتا ہے۔کس طرح فولاد بنایا جاتا ہے۔ لوہے کو زنگ سے کیسے بچایا جاسکتا ہے۔

۳......انہوں نے موم جامہ بنایا تا کہ پانی اور رطوبت سے چیزوں کو بچایا جاسکے۔

۳......جابر نے چمڑے کی دباغت کا طریقہ دریافت کیا۔

۳......اس نے بالوں کیلئے خضاب کا نسخہ تیار کیا۔

۳......ان کی ایک بڑی اور اہم ایجاد قرع انبیق ہے۔یہ عرق کھینچنے کا آلہ ہے۔

۳......جابر نے معدنی تیزاب دریافت کیا۔

دھاتوں کے متعلق جابر بن حیان نے اپنا ایک نظریہ پیش کیا کہ سب دھاتیں گندھک اور پارے سے بنتی ہیں اور وہ اپنی ایک کتاب میں یوں لکھتے ہیں، گندھک اور تیزاب جب یہ دونوں آپس میں خالص حالت میں کیمیاوی طور پر مل جاتے ہیں تو قیمتی ترین دھات یعنی سونے کی شکل اِختیار کر لیتے ہیں۔سائنسی تجربے کی اہمیت پر جابر لکھتے ہیں، کیمیا میں سب سے بڑی بات تجربہ کرنا ہے جو لوگ اپنے علم کے بنیاد تجربے پر نہیں رکھتے وہ اکثر غلطی کا مرتکب ہوجاتے ہیں۔پس اگر تم کیمیا کا صحیح علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو تجربے کو لازم پکڑلو اور تجربے سے ثابت شدہ علم کو صحیح جانو۔

یورپ کے ایک ماہر پروفیسر قطب لکھتا ہے، کیمیا گری کے بے سود انہماک سے جابر نے اپنی آنکھیں خراب کروالیں لیکن پھر بھی اس عظیم دانشور نے کئی چیزیں دریافت کرلیں اور اصلی کیمیا کی بنیاد ڈالی۔ جابر بن حیان کا گھر سائنس روم (Laboratory) بنا ہوا تھا۔

احمد عبد اللہ حبش حاسب 212ھ - 830ء

احمد عبداللہ حاسب علم ریاضی کے ماہر تھے اور علم ھندسہ میں بھی خاصہ مہارت حاصل تھی انہی فنون میں کئی دریافتیں بھی کیں۔ ٹرگنومیٹری کا محقق اور زاویوں کی چھ نشستوں میں فضل جیوب (Co-Tangent) کے طریقے دریافت کرنے والا گزرا ہے۔ انہوں نے قاطع کو پہلی مرتبہ بنایا اور ٹرگنومیٹری میں اسے رواج دیا۔

احمد عبداللہ حاسب نے علم ریاضی میں بہت بڑا کام کیا کہ انہوں نے ٹرگنومیٹریکل نقشہ بڑی تحقیق کے بعد مرتب کیا اور اسے رواج بھی دیا۔ ٹرگنومیٹریکل ٹیبل آج بھی فن انجینئرنگ میں بنیادی طور پر کام آرہا ہے۔ اس طرح حاسب کا اس فن پر بہت بڑا احسان ہے۔

عبد المالک اصمعی 213ھ - 831ء

عبدالملک علم الحیاتیات پر غور کرنے والا پہلا سائنسدان ہے۔ اصمعی کا خاص وطن بصرہ تھا اور وہیں پر ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ عبدالملک علم ریاضی کے بھی بڑے ماہر تھے اور اس میدان میں کافی کام کیا ہے۔ انہوں نے علم حیوانیات (Zoology) میں بڑی تحقیق کر کے اپنے مشاہدات اور تجربات قلمبند کیے اور کتاب کی صورت میں مرتب کیا۔ انہوں نے علم الحیوان پر پانچ کتابیں مرتب کیں:۔ (۱) کتاب الخیل (۲) کتاب الابل (۳) کتاب الشاۃ (٤) کتاب الوحوش (٥) خلق الانسان۔

اصمعی نے ان سب جانوروں کی خصوصیات عادات و اطوار بیان کیا ہے اس نے علم حیاتیات کو ان پانچ حصوں میں تقسیم کر کے ہر ایک حصے کے جانوروں کی خصوصیات بیان کی ہیں۔

پانچوں کتابیں انسانوں پر ہیں۔ یہ کتابیں دنیا میں پہلی تصنیف (علم حیاتیات) کہی جاتی ہیں۔ اصمعی ادب کا پاکیزہ ذوق رکھتا تھا۔ وہ اچھا شاعر اور ادیب بھی تھا۔ ان کی کتابیں یورپ کے دانشوروں میں بہت ہی مقبول تھیں۔

بنو موسیٰ شاکر 213ھ - 831ء

ابتداء میں بنوموسیٰ شاکرڈاکو تھے اور بہت ہی بُری زندگی گزار رہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے کی نظر کرم سے بعد میں نیک اور عابد بن گئے۔ علم ریاضی میں کمال حاصل کیا۔ معمولی تعلیم حاصل کر کے فوج میں بھرتی ہوگئے اور ترقی کرتے کرتے بہت بڑے عہدے پر فائز ہوگئے۔ خوب محنت کر کے علم ریاضی میں کمال حاصل کیا۔ اپنی اعلیٰ تعلیمی قابلیت کے سبب وہ مامون کے دربار میں باریاب ہوکر خاص ندیموں میں شامل ہوگئے۔ بنوموسیٰ نے عمر زیادہ ہونے کے باوجود گہرا مطالعہ کر کے شہرت حاصل کی اور علم ہندسہ (جیومیٹری) میں آپ کو خاص مہارت حاصل تھی۔

عطارد الکتاب 214ھ - 834ء

عطارد الکاتب ہونے کی وجہ سے اسی نام سے مشہور تھا لیکن حقیقتاً انہوں نے معدنیات کو اپنی تحقیق کا مرکز بنایا تھا۔ سینکڑوں قسم کے پتھر جمع کیے جن میں سفید رنگین قیمتی اور معمولی ہر قسم کے پتھر تھے اور اپنے گھر کو پتھروں کا عجائب گھر بنایا تھا۔

الکاتب ان پتھروں کی خصوصیات ماہیت اور اثرات معلوم کیے ان کی شناخت کے طریقے اور طاقت وقوت کی جانچ بھی کی۔ عطارد الکاتب نے علم معدنیات میں کمال حاصل کرلیا اور اس فن کا ماہر کہلایا، انہوں نے علم معدنیات پر ایک جامع کتاب بھی لکھی جس میں اپنے تجربے اور مشاہدات بھی تحریر کیے علم معدنیات میں یہ ایک نفع بخش اور مستند کتاب گردانی جاتی ہے۔

حکیم یحییٰ منصور 214ھ - 833ء

حکیم یحییٰ منصور اپنے زمانے میں ایک بڑے منجم تھے۔ اسی لئے مامون الرشید کے دربار میں ان کا بہت بڑا مقام تھا۔ جب مامون الرشید میں شامہ کے مقام پر ایک عظیم رصدگاہ (Observatory) تعمیر کرائی ایک اور رصدگاہ شام قاسیوں کے بلند اور مسطح میدان میں تعمیر کرائی۔ مامون کا سائنسی دنیا میں یہ بہت ہی بڑا کارنامہ ہے۔ اس رصدگاہ کی تعمیر میں جو ہیئت دان نگرانی کرتے تھے ان میں حکیم یحییٰ منصور بھی تھے۔ اس رصدگاہ پر ہر قسم کے آلات مثلاً اصطرلاب وغیرہ بھی نصب تھے۔ حکیم یحییٰ منصور اور دوسرے ماہرین کی جماعت نے دمشق کی رصدگاہ میں فلکیات کا مطالعہ اور مشاہدہ شروع کردیا۔ حکیم یحییٰ منصور نے چاند اور چند دیگر سیاروں کے متعلق نئی نئی دریافتیں کیں۔ انہوں نے علم ہندسہ میں کئی نئے اصول مرتب کیے چونکہ آپ ایک اچھے ماہر ریاضی دان بھی تھے۔ بیت الحکمۃ (Science Acadmy) بھی حکیم یحییٰ منصور کے زمانے میں قائم کیا گیا جسکے آپ ایک اہم رُکن تھے۔

حجاج بن یوسف مطر 214ھ

حجاج ایک بہت بڑے ماہر ریاضی تھے آپ نے علم ہندسہ اور علم ہیئت دونوں میں بڑے کارنامے سرانجام دیئے۔ حجاج نے ان علوم کو نئے ڈھنگ سے ترقی دی۔ جیومیٹری اور علم ہندسہ میں انہوں نے نئے نئے انکشافات کئے اور اپنا ایک علمی مقام بنایا۔ علم ہندسہ میں اس وقت حجاج کے ٹکر کا بندہ نہیں تھا۔ ریاضی دانوں پر ان کا بہت بڑا احسان یہ ہے کہ انہوں نے علم ہندسہ میں ایک جامع کتاب مقدمات اقلیدس کے نام سے مرتب کیا۔ علم ہیئت پر بھی حجاج نے ایک کتاب مرتب کی ہے اس کے علاوہ بھی ریاضی پر متعدد کتابیں انہوں نے لکھی ہیں۔

عباس بن سعید الجوہری 229ھ - 847ء

الجوہری نے علم ہیئت میں مہارت حاصل کی تھی۔ رصدگاہ کے قیام کیلئے مشورہ بھی مامون کو الجوہری نے دیا تھا حالانکہ مامون کا اپنا بھی خیال تھا اس لئے جلدی اس کام کو کرنے کا حکم صادر کیا۔ الجوہری نے رصدگاہ کیلئے آلات بنانے پر خاص طور پر توجہ دی۔ کئی آلات خود بنا کر رصدیہ کی صنعت میں اپنا کمال دکھایا۔ دو رصدگاہیں جو بغداد شریف اور قاسیوں پر بنائی گئی تھیں دونوں کیلئے آلات رصدیہ نصب کرنے اور ان کی دیکھ بھال کرنے میں الجوہری کا اہم کردار ہے بلکہ یہ دونوں کام انہی کے ذمے تھا۔ الجوہری نے اپنے تجربات ومشاہدات کی روشنی میں ایک کتاب بھی مرتب کی ہے۔

خالد بن عبد الملک المرزوی 231ھ - 894ء

المرزوی کو اجرام فلکی سے بڑی دلچسپی تھی اس لئے تحقیقی کاموں میں ہر وقت مصروف رہتے تھے۔ انہوں نے سورج سے متعلق بھی نئے نئے انکشافات کئے جب بغداد شریف میں رصدگاہ تعمیر ہوئی تو وہ اس کا انچارج تھا پھر جب دوسری رصدگاہ قاسیون میں تعمیر کی گئی تو اسے انچارج بنا کر قاسیون بھیج دیا گیا۔ اس نے زیچ ماموتی مرتب کیا۔ اس دور میں چار بڑے ماہر سائنسدانوں کی جماعت موجود تھی جن کو سائنس کے عناصر اور اربعہ کہا گیا۔

محمد بن موسیٰ خوارزمی 232ھ - 850ء

محمد بن موسیٰ خوارزمی، خوارزم (خیوا) کے ایک غریب خاندان کے باشندے تھے۔ لیکن علمی ذوق و اعلیٰ قابلیت کے سبب علمی میدان میں آفتاب و ماہتاب کے مثل بن گئے۔ حق ریاضی میں انہیں خاص مہارت حاصل تھی بلکہ انہیں علم ریاضی اور الجبرا کا موجد کہا جاتا ہے۔ دربار میں اس کی قابلیت کے چرچے عام تھے۔ مامون الرشید کی فرمائش پر خوارزمی نے ریاضی پر پوری تحقیق کو جستجو کے بعد دو کتابیں مرتب کیں:۔ (۱) علم الحساب یہ کتاب علم ہندسہ میں ہے۔ (۲) علم جبر و مقابلہ یہ کتاب اپنے فن میں اپنی مثال آپ ہے۔ آج تک علماء اسلام نے جو کتابیں اس موضوع پر لکھی ہیں وہ تحقیقی حوالے سے اس سے آگے نہ بڑھ سکے۔ الخوارزمی الجبرے کا موجد ہے۔

خوارزمی نے جو قاعدے اور اصول دریافت کئے آج بھی اسکولوں اور کالجز میں پڑھائے جاتے ہیں۔ حساب نامی خوارزمی کی کتاب بھی بہت اہم اور نفع بخش کتاب ہے۔ آج بھی بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کیلئے یہ مقالہ بھی نصاب میں شامل ہے۔

احمد بن موسیٰ شاکر 240ھ - 858ء

احمد بن موسیٰ شاکر بہت ہی بڑا میکانک انجینئر تھا اور انہیں دُنیا کا پہلا بڑا میکانک انجینئر کہا جاتا ہے چونکہ وہ بہت جدت پسند تھے اور ان کا ذہن و دماغ صناعی کی طرف خاص راغب تھا۔ شاکر ایک بہت بڑے انجینئر بھی تھے انہوں نے نازک نازک بھی تیار کیں اور ان کا شمار علم ریاضی کے ماہرین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے علم الحیل پر ایک جامع اور مستند کتاب بھی لکھی۔ اس فن میں ان کی یہ کتاب پہلی کتاب کہلائی جاتی ہے۔ ابن خلکان جو کہ ایک مشہور مورخین میں سے ہیں ان کے بارے میں کچھ اس طرح اظہارِ خیال کرتے ہیں، علم الحیل پر احمد بن موسیٰ شاکر کی ایک عجیب کتاب ہے جو نادر باتوں پر مشتمل ہے اور یہ ایک جلد ہے میں نے اس کتاب کو بہترین اور مفید پایا۔

احمد بن محمد کثیر فرغانی 243ھ - 863ء

ابو عباس احمد بن محمد کثیر فرغانی نے طغیانی ناپنے کا آلہ ایجاد کیا۔ دھوپ گھڑی ایجاد کی۔ علم ہیئت میں بھی انہیں مہارت حاصل تھی۔ انہوں نے جوامع العلوم کتاب لکھی اس کتاب کی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے کئی زبانوں میں ترجمے کیئے گئے۔ وہ ایک سول انجینئر اور ایک اچھے صناع بھی تھے۔ طغیانی ناپنے والا جو آلہ ایجاد کیا تھا اس کے ذریعے سے دریا کے پانی کا اندازہ ہوتا تھا۔ اس آلے کے ذریعے یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ سیلاب آنے والا ہے یا نہیں۔ اسی لئے اس آلے کو دریا میں نصب کردیا جاتا تھا۔ انہوں نے دوسری ایک مشہور کتاب جوامع علم النجوم بھی لکھی ہے جس کا پہلا ترجمہ بارہویں صدی عیسوی میں لاطینی زبان میں ہوا پھر دوسرا ترجمہ جرمنی میں ۱۵۳۷ء میں اور تیسرا ترجمہ فرانس کے سائنسدانوں نے ۱۵۴۶ء میں شائع کیا۔ ان دو کتابوں کے علاوہ احمد بن محمد کثیر فرغانی کی کئی اور کتابیں بھی تھیں۔

سند بن علی 224ھ - 864ء

ابو طیب سند بن علی کو دھاتوں پر مہارت حاصل تھی۔ انہوں نے بہت سی قیمتی دھاتوں پر تجربات کیئے اور دھاتوں کا صحیح وزن معلوم کرنے کا طریقہ دریافت کیا۔ دھاتوں میں کثافت اضافی کی تحقیق کی جیسے کھرے اور کھوٹے کا صحیح اندازہ لگایا جاسکتا تھا۔ اس نظریے نے دھاتوں کی صنعت میں اس کی ترقی کے معاملے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ وہ آلہ رصدیہ کا ماہر تھا اور سائنس کے عناصر اربعہ میں بھی تھا۔ سند بن علی ایک ماہر ریاضی دان اور سول انجینئر بھی تھا۔

علی بن عیسیٰ اصطرلابی 224ھ - 864ء

علی بن عیسیٰ اصطرلابی کا شمار بہت بڑے ہیئت دانوں اور صناعوں میں شمار ہوتا ہے انہیں جامیٹری سے خاص لگاؤ تھا اسی بنا پر تجربات ومشاہدات کیئے اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ ستاروں کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا اور ان ستاروں کا زمین سے کتنا فاصلہ ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے بڑی محنت کے بعد سدس (Extent) ایجاد کیا۔ سدس کپاس کی شکل کا دائرہ ہوتا ہے۔ یہ آلہ اصطرلاب میں نصب ہوتا اور وہ اصطرلاب کی صنعت میں بھی ماہر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اصطرلابی کے لقب سے انہیں یاد کیا جاتا ہے۔

علی بن سہل ربن طبری 215ھ - 870ء

ابوالحسن علی بن سہل ربن طبری نے تعلیم کے بعد مطالعے میں مصروف ہوگئے۔فن طب میں کافی محنت کی اور کمال حاصل کرلیا جس پر انہیں بغداد کے سرکاری اسپتالوں میں نگران مقرر کیا گیا۔علی بن سہل نے اس طرح علم طب میں بہت کام کیا تجربات کیے ہر قسم کے مریضوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔اس طرح ہر طرح کے مریضوں کا بہترین علاج کرنے لگے اور اپنے تجربات بھی لکھتے گئے بعد میں اس کو کتابی شکل دے دی جسے فردوس الحکمۃ کہتے ہیں۔یہ کتاب ابجد کے اصول پر مرتب کی گئی تھی۔

انہوں نے آب وہوا موسم صحت امراض نفسانی، علم تولید اور علم حیوانات پر عالمانہ انداز میں بحث کی۔ہر موضوع پر اپنی افادیت کے سبب یہ کتاب ہمیشہ درس میں شامل رہی۔ان کی دوسری کتاب حفظ صحت ہے اس میں صحت قائم رکھنے کے بنیادی اصول وقواعد بیان کئے گئے ہیں جو کہ قابل تعریف ہیں۔اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ علی بن سہل انسائیکلوپیڈیا کے موجد ہیں اور ان کا سب سے بڑا کارنامہ طبی انسائیکلوپیڈیا ہے۔

محمد بن موسیٰ شاکر 253ھ - 873ء

محمد بن موسیٰ شاکر کا آبائی پیشہ شہ سواری تھا۔آپ جنگوں میں شرکت کیا کرتے تھے۔انہوں نے دو مقداروں کے درمیان تناسب معلوم کرنے کا طریقہ دریافت کیا اور ترازو بھی انہوں نے ہی دریافت کیا ہے۔محمد بن موسیٰ شاکر علم ریاضی کے بڑے ماہر تھے۔ انہوں نے جو ترازو ایجاد کیا وہ آج بھی سونا چاندی جیسے قیمتی جواہرات کے وزن کرنے میں استعمال ہوتا ہے اور یہ ایک کارآمد ترازو گردانی جاتی ہے اس لئے آج بھی یہ ترازو سائنس روم (Laboratory) میں استعمال کی جاتی ہے۔

محمد بن موسیٰ اچھے اخلاق و عادات کے مالک تھے۔انہیں فن علم سے انتہائی شغف تھا اور علم وفن کی ترقی میں بے دریغ رقم خرچ کرتے تھے۔

ابو یوسف بن اسحق الکندی 254ھ

اسحق کندی ایک باکرامت بزرگ تھے۔ مُردے کو اللہ تعالٰی کی عنایت کردہ طاقت سے زِندہ کرنے کے بارے میں ان سے منسوب ایک واقعہ ہے۔ الکندی علم ہیئت اور نجوم کے بڑے ماہر تھے اور ساتھ ہی ایک باکمال طبیب بھی تھے۔ علم الادویہ کے بارے میں انہوں نے گہرا مطالعہ کیا۔ نئی نئی جڑی بوٹیوں پر تجربات کئے ان کی خاصیتوں اور درجات معلوم کرکے ان کے اثرات بھی دریافت کیے۔ علم الاعداد اور اس کی خاصیتوں پر تحقیق کرکے اس پر چار کتابیں بھی مرتب کیں جو کہ یورپ میں اس وقت بھی مقبول ہیں۔

اسحق الکندی ایک عظیم فلسفی بھی تھے۔ یہ پہلے مفکر ہیں جسے فلسفی کہا گیا۔ انہوں نے علم طبیعات اور علم ہندسہ میں بھی کئی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کی ایک کتاب سے بیکن بڑا متاثر ہوا۔

حسن بن موسیٰ شاکر 254ھ - 873ء

حسن کو اللہ تعالٰی نے بے شمار صلاحیتیں عطا کی تھیں۔ نہایت ذہین فہیم و حاضر جواب انسان تھے۔ علم ہندسہ کے مسائل حل کرنے کیلئے انہوں نے بیضوی اصول کا طریقہ ایجاد کیا انہیں علم ہیئت اور فلسفے سے بھی بڑی دلچسپی تھی۔ انہوں نے کئی انکشافات کئے۔ حسن بن موسیٰ علم اقلیدس کے ماہر اور بہت بڑے انجینئر بھی تھے۔ انہوں نے فن تعمیرات کا موضوع اپنے لئے منتخب کرلیا اور اس میں مطالعہ و تجربات کرکے بڑا کمال حاصل کرلیا۔ ریاضی سے انہیں بڑا لگاؤ تھا۔

ثابت بن قرہ حرانی 273ھ

قرہ حرانی ایک بڑے طبیب اور علم تشریح الابدان کے ماہر تھے۔ علم ریاضی میں انہوں نے کئی نئے نئے کلیے اور قاعدے دریافت کئے۔ ثابت بن قرہ حرانی علم ہیئت کے بھی بڑے ماہر تھے۔ حکومت نے انہیں اسی بنیاد پر علم ہیئت کے شعبے میں نگران مقرر کیا۔ انہوں نے کئی نئے انکشافات کئے۔ رصدگاہ کے انتظامات کی اصلاح کی۔ جیومیٹری میں انہوں نے بعض شکلوں سے متعلق ایسے مسائل اور کلیات دریافت کئے جو اس سے قبل معلوم نہ تھے۔ علم الاعداد میں ثابت نے موافق عددوں کے ایک ایسے کلیے کا استخراج کیا جس کے ذریعے کوئی مرکب عدد ان چھوٹے اعداد پر باری باری پورا تقسیم ہوجاتا ہے اور وہ چھوٹے اعداد اس مرکب عدد کے اجزائے مرکبہ کہلاتے ہیں۔ مثلاً ۲۰ ایک مرکب عدد ہے جسے باری باری سے ۲،۱۔۴۔۵ اور ۱۰ پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے یہ تمام اعداد ۲۰ کے اجزائے مرکب ہیں۔ ثابت نے موافق اعداد کے جوڑنے کیلئے ایک کلیہ اور قاعدہ دریافت کیا جس کی وجہ سے بڑی آسانی پیدا ہوگئی۔

جابر بن سنان 291ھ - 925ء

جابر بن سنان ایک اچھے ماہر صناع تھے اور ساتھ ہی مشاہدہ افلاک سے گہری دلچسپی تھی مشاہدہ افلاک کے سلسلے میں انہوں نے کئی آلات رصدیہ بھی بنائے اور ایک نرالہ آلہ بھی ایجاد کیا جس کی مدد سے مشاہدہ کے وقت فاصلہ کم کیا جاسکتا تھا۔ انہوں نے علم ہیئت پر بھی کافی کام کیا۔ مشاہدہ افلاک کے سلسلے میں جو مشکلات سامنے آتی تھیں ان کے حل کی تلاش میں ہر وقت لگے رہتے تھے۔ اسی تگ ودو کے نتیجے میں کروی اصطرلاب آلہ دریافت کرلیا۔

جابر بن سنان کے خاندان نے بغداد شریف آکر علمی میدان میں کافی شہرت حاصل کرلی حالانکہ بغداد شریف پہلے سے علوم وفنون کے ماہرین سے خالی نہیں تھا۔ اس سے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جابر بن سنان کس قدر ماہر صناع اور ماہر نجوم تھے۔

ابو عبید اللہ محمد بن جابر البنانی 305ھ - 929ء

جابر البنانی نے اپنی تحقیقات کا مرکز نظام شمی کو بنایا۔ زمین و سورج کی رفتار و گردش کے متعلق تحقیق کی۔ انہوں نے انحراف دائرۃ البروج کی صحیح پیائش کی۔ سورج کی گزرگاہ کا جھکاؤ 2 /231 نہیں بلکہ ۲۳ درجے اور ۳۵ منٹ ہے۔ جابر نے اگرچہ زمین کی گردش کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس نظریے کو قرآنی حقائق اور دوسرے بعض سائنسدانوں خاص کر امام احمد رضا محدث بریلوی (ھند) علیہ الرحمۃ نے اس نظریے کو غلط ثابت کردیا مگر انہوں نے بھی قرآنِ پاک کی مخالفت کرتے ہوئے نہیں کی بلکہ قرآنی آیات کو کچھ اس طرح ہی سمجھا اور نہ عمداً کوئی مسلمان قرآنِ پاک کو معاذ اللہ مسترد کردے تو خارج من امۃ المسلمۃ ہوجائیگا۔ اِن شاءَ اللہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے تذکرے میں اس کی تفسیر پیش کی جائے گی۔

جابر البنانی نے علم ہیئت سے متعلق نقشے تیار کیے اور ان نقشوں کے مطابق زیچ (Astronomical Table) تیار کیے جسے زیچ البنانی کہتے ہیں۔ البنانی کو علم ریاضی پر بھی مہارت حاصل تھی۔ علم ریاضی میں انہوں نے نئی نئی دریافتیں کیں چنانچہ علم المثلث (ٹرگنومیٹری) میں ان کی دریافتیں بالکل صحیح ہیں۔

ابوبکر محمد زکریا رازی 308ھ - 932ء

ابتداء میں ذکریا رازی نے اپنی زندگی بے کار گزاری۔ آخر فکر معاش کی غرض سے علم کیمیا میں لگے اور سونا بنانے کی کوشش کی مگر ناکام رہے اور پھر آنکھوں کے مریض بن گئے جس ڈاکٹر نے ان کا علاج کیا ان کی کسی بات سے متاثر ہو کر علم کی تلاش میں بغداد شریف کی طرف چل پڑے۔ وہاں پر علی بن سہل جو کہ ماہر طبیب تھے ان کی رفاقت میں ایک اچھے ماہر طبیب بن گئے اور واپس اپنے وطن آ کر ہسپتالوں کی نگرانی کی ذِمہ داری سنبھال لی۔ خطرناک امراض کا علاج آپ خود کرتے تھے۔ انہوں نے ابتدائی طبی امداد کا سلسلہ پہلی مرتبہ جاری کیا۔ رازی ایک عالی دماغ محقق تھے اور علم طبعیات میں انہیں مہارت حاصل تھی مادے پر غور کر کے انہوں نے اس کی تقسیم کی۔ رازی نے جڑی بوٹیوں پر تجربے کیئے اور ان کی خواص و اثرات معلوم کر کے ان کی درجہ بندی کی۔ رازی کا سب سے بڑا کارنامہ مرض چیچک میں تحقیق ہے۔ انہوں نے مرض چیچک پر گہری تحقیق کر کے اس کے اسباب احتیاط اور علاج دریافت کیا اور اپنے جملہ تجربات و مشاہدات کو کتابی شکل میں جمع کیا اور یہ کتاب اس موضوع پر دنیا میں سب سے پہلی کتاب ہے جسے امریکہ میں سینکڑوں سال تک پڑھائی جاتی رہی۔ الکوحل کے موجد بھی رازی ہیں۔ عمل جراحی میں رازی نے ایک آلہ بنایا اس کو نشتر کہتے ہیں۔

رازی اپنے فن کے امام تھے۔ ان کی مہارت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بین الاقوامی طبی کانگریس کا اجلاس ۱۹۱۳ء میں لندن میں ہوا تو اس میں رازی اور فن طب پر ان کی تحقیقات کام اور نظریات پر خصوصی مقالے پڑھے گئے اور رازی کو فن طب کا امام تسلیم کرلیا گیا۔ الغرض رازی کی شخصیت جامع تھی۔ وہ ایک باکمال ہیئت دان اور فلسفی بھی تھے لیکن فلسفے کے میدان میں انہوں نے کچھ غلطیاں کی ہیں جو کہ قابل گرفت ہیں۔

سنان بن ثابت حرانی 320ھ - 943ء

سنان بن ثابت حرانی کے علم طب میں جو کارنامے ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اجر عظیم دینے والا ہے۔ انہوں نے اس مقدس فن کو بگڑنے سے بچایا۔ ڈاکٹروں کیلئے کچھ اصول وضوابط مرتب کیے۔ سندیں سرکاری طور امتحان لینے کے بعد ڈاکٹروں کو دینے کا نظام نافذ کرایا۔ گشتی شفاخانے کا طریقہ بھی سنان نے لوگوں کی سہولت کی خاطر نکالا۔ یہ بھی سنان کا نافذ کردہ ہے کہ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم ہسپتال جا کر مریضوں کا معائنہ کرتی، بیماری کی تشخیص کے بعد ان کا علاج کرتے تھے۔ سنان کے نافذ کردہ طریقے اور اصول آج بھی قابل اطلاق ہیں۔

حکیم ابو نصر محمد بن فارابی 238ھ - 950ء

فارابی کا شمار دنیا کے مشہور اور اعلیٰ ترین دانشوروں میں ہوتا ہے۔ وہ ایک عظیم اسلامی فلسفی ریاضی دان اور کئی علوم پر مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے مختلف موضوعات پر تفصیلی بحث کی ہے۔ مثلاً علم کی تعریف، علم کا مقصد وافادیت موجودات عالم، انسان اشرف المخلوقات اور اس کا ارتقاء قوم پر آب و ہوا کے اثرات، جاہلی تہذیب و ثقافت، قدرت کا نظام اور دیگر اخلاقی موضوعات پر سائنٹفک بحث کی ہے اور فلسفیانہ انداز میں اس کو سمجھایا ہے۔

ابو منصور موفق بن علی ہروی 340ھ - 61ء

انہیں طبی سائنس سے گہری دلچسپی تھی۔ علم نباتات (Botany) کے محقق ماہر علم الادویہ (Medical Science) میں نئے تجربات کرنے والے اپنے فن کے باکمال ماہر تھے۔ جڑی بوٹیوں کی تحقیق کرتے ہوئے ان کے خواص اثرات دریافت کیے انکی ایک شہرہ آفاق تصنیف حقائق الادویہ (Realities of Medicines) ہے۔ یہ اس صدی کی پہلی جامع اور مستند کتاب ہے۔ اس میں دواؤں کے خواص اور اثرات تفصیلاً لکھے گئے ہیں۔ اس کتاب میں دوائیوں کو دو قسموں میں تقسیم کرکے پھر پہلی قسم کو مزید دو قسموں میں منقسم کرلیا گیا ہے۔ موفق بن علی ہروری نے یہ نظریہ بھی پیش کیا کہ تانبے اور سیسے کے مرکبات زہریلے ہیں۔ علم الادویہ میں انہوں نے کافی انکشافات اور اضافے کیے ہیں۔

عریب بن سعد الکاتب قرطبی 356ھ - 976ء

عریب ایک بہت بڑے طبیب تھے۔ انہوں نے عورتوں کے امراض پر خاص تحقیقات کی۔ مشاہدات اور تجربات کے بعد نتائج کو نوٹ کرتے گئے۔ اس ریکارڈ کے خاص مضامین یہ تھے۔ حمل کا قیام۔ جنین اور اس کی حفاظت زچہ و بچہ اور دایہ گری۔

جہاں تک دایہ گری کا تعلق ہے اس وقت بھی یہ ایک اہم پیشہ تھا۔ دایوں کو تعلیم و تربیت دی جاتی تھی اور پھر شفاخانوں میں کام کرتی تھیں۔ اسلام میں دایہ گری کا ثبوت مناسب صورت حال کے ساتھ بوقت ضرورت، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دورِ مبارک کی جنگوں کے حوالوں سے ملتا ہے۔ صحابیاتِ کرام رضی اللہ عنہن زخمیوں کیلئے پٹیاں باندھتیں، دوائیاں دیتیں اور ان کی مناسب دیکھ بھال کرتیں تھیں۔

عریب کی علم طب میں تین خاص کتابیں ہیں جنہیں بڑی اہمیت حاصل ہے یہ تینوں کتابیں سب سے پہلی تصانیف کہی جاتی ہیں۔

عریب ایک عظیم طبیب ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر نباتیات (Botonist) بھی تھے۔ پودوں اور جڑی بوٹیوں سے متعلق انہوں نے ایک کتاب لکھی جس میں اپنے تجربات تحریر کیے۔ ان کا شمار بڑے مورخین میں بھی ہوتا ہے۔

محمد بن احمد خوارزمی 361ھ - 980ء

محمد بن احمد خوارزمی کا شمار دنیا کے بڑے بڑے سائنسدانوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی کوششوں سے ایک مستند اور جامع کتاب لکھی جس میں دنیا کے اکثر علوم وفنون پر سیر بحث کی گئی ہے اور اس کتاب کا نام مفتاح العلوم ہے۔ کتاب کافی ضخیم ہے اور اس میں اس وقت مروج دنیا کے تمام علوم وفنون سے متعلق بنیادی معلومات موجود ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب میں مختلف موضوعات کو حروف ابجد کے حساب سے ترتیب دیا۔ اس طرح کا اصول موجودہ انسائیکلوپیڈیا میں برتا جاتا ہے۔ اسے مطلوبہ چیز ڈھونڈنے میں بڑی آسانی رہتی ہے۔ اس طرح محمد بن احمد خوارزمی انسائیکلوپیڈیا کے موجد ہیں۔

اس انسائیکلوپیڈیا کے اندر خاص خاص مضامین مثلاً کیمیا، طب، ہیئت، ریاضی وغیرہ وغیرہ مضامین پر تفصیلی بحث ہے۔ جہاں تک بعض لوگوں کے خیال کا تعلق ہے کہ وہ سمجھتے ہیں انسائیکلوپیڈیا اہل مغرب کی بڑی اہم ایجاد ہے بالکل بے بنیاد اور قطعاً غلط ہے بلکہ صدیوں پہلے محمد بن احمد خوارزمی نے ایجاد کیا اور وہی اس کے موجد ہیں۔

حکیم ابو محمد العدلی القاینی 377ھ - 995ء

القاینی کو علم فلکیات سے بڑی گہری دلچسپی تھی۔ ساتھ ہی وہ انجینئرنگ کے بھی ماہر تھے۔ علم ساحت جو کہ ریاضی کی ایک شاخ ہے میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ محمد بن جابر جرانی القاینی کے ہم عصروں میں سے تھے۔ محمد بن جابر جرانی نے ایک رصدگاہ تعمیر کی تھی۔ القاینی نے اسی رصدگاہ میں اعلیٰ قسم کے آلات نصب کیے تھے۔ انہوں نے اپنی کاوشوں سے کافی تجربات کیے اور یہ معلوم کیا کہ اجرام فلکی کا صحیح صحیح درمیانی فاصلہ کیا ہے۔ انہوں نے اپنے علم اور مہارت کی بنیاد پر ایک مکمل تاریخ بھی تیار کی۔ حکیم القاینی کو علم ریاضی میں بھی مہارت حاصل تھی۔ علم مساحت میں انہوں نے ایک مستند اور ضخیم کتاب تحریر کی جو اس فن میں دنیا میں پہلی کتاب تسلیم کی گئی۔

عمار موصلی 388 ھ - 1005ء

عمار موصلی ایک اچھے اور مشہور و معروف طبیب حاذق امراض چشم کے ماہر اور سائنسدان تھے۔ علم طب سے انہیں ابتداء ہی سے گہرا لگاؤ تھا۔ انہوں نے آنکھ اور اس کے امراض سے متعلق گہری تحقیقات کیں اور اسی کام میں اپنی زندگی کا زیادہ حصہ صَرف کیا۔ چنانچہ امراض چشم کے سلسلے میں ایک نیا طریقہ دریافت کرلیا اور کامیاب بھی ہوگئے اور یہ طریقہ آپریشن کا تھا۔ اسی لئے عمار موصلی آنکھوں کا سرجن کہلاتا ہے۔

امراض چشم میں موتیا بند ایک عام مرض ہے جس میں آنکھوں کی پتلی پر ایک باریک سا جال آجاتا ہے موتیا کیلئے آپریشن کا طریقہ اسی مشہور ماہر چشم کا ایجاد کردہ ہے۔ انہوں نے آپریشن کیلئے ایک خاص نازک آلہ بھی ایجاد کیا تھا اور انہوں نے آپریشن کے اصول و قواعد طریقے اور حفظ ماتقدم کے ضابطے بھی بیان کردیے اور ان تمام چیزوں کو واضح کرتے ہوئے ایک کتاب بھی مرتب کی جس کا نام علاج العین رکھ دیا۔ یہ ایک ضخیم اور مقبول کتاب تھی۔ مختلف زبانوں میں اس کے تراجم بھی ہوئے جسے اس کتاب کی افادیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

مسلم بن مجریطی 392 ھ - 1007ء

علم ریاضی، علم ہیئت، علم حیوانیات میں مجریطی بہت بڑے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔ علم ریاضی میں بھی انہیں کمال حاصل تھا۔ انہوں نے علم ریاضی میں ایک نیا راستہ یعنی حساب تجارت (Commercial Arthmatic) پر خصوصی توجہ دی اور اس میں حساب کتاب کے بنیادی اصول و قواعد بیان کیے۔

اس قدیم دور کے اندر مسلمان دنیا کی تجارت میں حاوی تھے۔ مسلمانوں کے تجارتی جہاز اور قافلے دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک سفر کرتے رہتے تھے۔ دوسری کوئی قوم اس دوران تجارتی میدان میں مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کرسکتی تھی۔ کیوں نہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاندانی اور پسندیدہ مشغلہ اور سنت ہے اور جو قوم ایمانداری سے تجارت کرنے میں کامیاب ہوتی ہے وہی قوم زندگی کے ہر میدان میں کامیاب و کامران ہوتی ہے۔ کاش کہ آج کے مسلمان بھی اس پیشے کو مقدس پیشہ سمجھ کر اپناتے نہ کہ ذخیرہ اندوزی اور چوری بازاری اور دھوکہ دہی کی غرض سے۔

الغرض انہوں نے اس موضوع پر ایک ضخیم کتاب ترتیب دی جس کا نام المعاملات رکھا۔ یورپ نے بھی اس کتاب کا اپنی زبان میں ترجمہ کیا اور اس سے استفادہ کیا۔ انہوں نے علم حیوانیات پر بھی کافی گہری تحقیق کی۔ حیوانیات کی قسمیں ان کے عادات واطوار ان کی خصوصیات الغرض تمام تفصیلات کے ساتھ ایک دوسری کتاب مرتب کی اور اس کتاب کا بھی اہل یورپ نے پاتے ہی ترجمہ کرلیا۔ اس کتاب کا نام حیوانات کی نسل رکھا۔

تیسری بڑی کتاب علم کیمیا پر لکھی اور یہ کتاب علم کیمیا میں بڑی کارآمد سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ اہل اندلس نے کرلیا اور دوسرے لوگوں نے بھی اس سے استفادہ کرلیا۔ اس کتاب کا نام غایۃ الحکم رکھ دیا۔

ابن عباس زہراوی 395ھ - 1009ء

ابن عباس زہراوی نے علم العلاج میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کافی تحقیقات اور غور وفکر کے بعد علاج کے دو طریقے ایجاد کیے ان میں سے ایک علاج دوا کے ذریعے اور دوسرا علاج آپریشن کے ذریعے۔

آپریشن کے ذریعے علاج کے طریقے کو ایک باقاعدہ فن کا مقام حاصل ہوا۔ انہوں نے اس بات کی بھی وضاحت کی کہ کس کس مرض میں آپریشن کی ضرورت پڑتی ہے۔ سر سے لے کر پاؤں تک تقریباً تمام امراض انہوں نے بیان کیے۔ مثلاً غدود کا بڑھ جانا، آنکھوں میں موتیا کا آجانا، پھوڑے پھنسیاں، بدگوشت وغیرہ وغیرہ۔ انہوں نے آپریشن کے تمام تجربات کو کتابی شکل میں ترتیب بھی دیا جس سے بعد کے ڈاکٹروں (سرجنوں) کو بہت فائدہ ہوا اور مسلم اطباء نے سرجری کے میدان میں بہت ترقی کی۔ انہوں نے آپریشن کیلئے مختلف کار آمد اور نازک آلات بھی ایجاد کیے۔ ان آلات سے علم جراحی کو مزید فروغ حاصل ہوا۔ انہوں نے اپنی کتاب میں ایک سو سے کچھ زیادہ آلات پیش کیے ہیں اور یہ آلات آج بھی مستعمل ہیں۔

زاہروی نے کینسر پر بھی کافی گہری تحقیق کی اور مرض کینسر کے پھوڑے کو چھیڑنے سے سختی سے منع فرمایا چونکہ وہ مزید خطرناک بن جاتا ہے اور اس کے جراثیم پھیلنے کا خطرہ زیادہ ہے۔ انہوں نے ہڈیوں کو کاٹنے کا طریقہ بھی ایجاد کیا اور مریض کو آپریشن کیلئے تیار کرنے، بے ہوش کرنے والی دوائیوں کا مناسب استعمال اور کون کون سے ضروری آلات استعمال کرنا چاہئیں سب پر مشتمل ایک کتاب مرتب کی جس کا نام تصریف ہے۔ یہ ایک مکمل اور مستند اور ضخیم کتاب ہے۔ بڑے بڑے ماہرین سرجن اس کتاب سے استفادہ کرتے ہیں۔

علی بن عبد الرحمٰن یونس صوفی 395ھ - 1009ء

علی بن عبدالرحمٰن یونس صوفی ایک عالی دماغ سائنسدان تھے۔ علم ہیئت میں انہیں بڑی مہارت حاصل تھی۔ انہوں نے مطالعہ افلاک میں گہری دلچسپی سے کام لیا ہے اور ان کی اکثر حیرت انگیز دریافتیں سچی ثابت ہوئی ہیں۔ جدید سائنسدانوں نے بھی تسلیم کر کے انہیں آفرین کہا۔ ان کی ایک دریافت انحراج دائرۃ البروج کا اہم مسئلہ ہے۔ انہوں نے اپنی تحقیق اور مشاہدے سے انحراف دائرۃ البروج ۲۳ درجے ۳۵ منٹ نکالی جو آج کی دریافت کے عین موافق ہے۔

انہوں نے دوسری بات جو تحقیق کی وہ یہ ہے کہ اوج شمس (Sun's Apogee) کا طول فلکی ۸۶ درجے اور ۱۰ منٹ ہے اور یہ دریافت موجودہ تحقیقات کے عین مطابق ہے۔

ان کی تیسری اہم دریافت استقبال اعتدالین کی صحیح صحیح قیمت معلوم کرنا ہے۔ انہوں نے استقبال اعتدالین ۲، ۵۱ سیکنڈ (ثانیہ) سالانہ دریافت کیا۔ اگرچہ استقبال اعتدالین کا مسئلہ کہیں کہیں بہت ہی نازک ہے لیکن یونس صوفی نے اس مشکل ترین مسئلے کو بھی بطریق احسن حل کر دیا۔ موجودہ تحقیق اور اس تحقیق میں قدرے فرق ہے لیکن کوئی زیادہ تفاوت نہیں پایا جاتا۔

انہوں نے زمین کی گردش ثابت کرنے کی کوشش کی۔ جس طرح بعض دوسرے سائنسدانوں نے کی ہے مگر اس سلسلے میں ہمارا موقف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ اٹھارویں انیسویں صدی عیسوی کے سائنسدان ہیں کے موافق ہے۔ کیوں نہ ہو کہ قرآنی دلائل محکم ہے اور یہ سائنس کے نظریات بدلتے رہتے ہیں لیکن جس نے بھی گردش زمین ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس نے قرآنِ پاک کی مخالفت کی ہو ممکن ہے انہوں نے ان آیات کو اسی طرح سمجھا ہے ورنہ اگر کوئی خدانخواستہ قرآن پاک کے بارے میں یہ کہہ کر قرآنِ پاک کا نظریہ ہم نہیں مانتے اور پھر اپنے نظریات کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرے تو پھر یقیناً وہ خارج از اسلام ہوگا۔ لیکن ابھی تک کسی مسلمان سائنسدان نے ایسا نہیں کیا اس لئے ہمیں حسن ظن سے کام لینا چاہئے۔

ابوالوفا محمد بن احمد نور جانی 39ھ - 1011ء

ابوالوفا محمد بن احمد نور جانی ایک بہت بڑے ریاضی دان تھے۔ انہوں نے الجبرا اور جیومیٹری میں کافی تحقیقات کے بعد بہت سارے نئے نئے مسائل اور قواعد دریافت کیے جو اس سے پہلے معلوم نہ تھے۔ قدیم زمانے میں علم ہندسہ میں دائرے میں مختلف ضلعوں کی منتظم کثیر الاضلاع بنانے کے مسائل ریاضی دانوں میں مقبول تھے۔ ان کثیر الاضلاع جس سے چھ آٹھ پانچ اور دس ضلعوں کی شکلیں تو بنائی جاسکتی ہیں لیکن سات ضلعوں کی شکلیں جس کو علم ریاضی میں منتظم مسبع کہتے ہیں۔ ہر ضلع کے دونوں نقاط مرکز پر ۷ / ۳۶۰ درجے کا زاویہ بناتے ہیں جس کا پرکار سے بنانا ناممکن ہے۔ اس لئے ماہرین جیومیٹری کے نزدیک منتظم مسبع بنانا ایک ناقابل حل مسئلہ بن چکا تھا۔ احمد نور جانی نے نہ صرف اس مشکل کو حل کردیا بلکہ اس مسئلے کو زیادہ واضح اور صاف بنادیا کہ کوئی مشکل ہی باقی نہ رہے۔ یہ ہے ان کی ریاضی پر مہارت۔

انہوں نے علم ہیئت میں بھی مہارت حاصل کی تھی۔ انہوں نے یہ ثابت کیا کہ سورج میں کشش ہے اور چاند گردش کرتا ہے۔

ان کا ایک کارنامہ یہ ہے کہ زاویوں کے جیب (Sine) معلوم کرنے کا ایک نیا کلیہ دریافت کیا۔ اس کے تحت ایک درجے سے ۹۰ درجے کے تمام زاویوں کے جیوب کی صحیح صحیح قیمتیں آٹھ درجے اشاریہ تک نکالیں جبکہ اس سے پہلے اتنے درجے تک قیمتیں نہیں نکالی جاسکتی تھیں۔

حسن ابن الہیثم 430ھ - 1021ء

ابن الہیثم ریاضی کے ماہر ہونے کے ساتھ علم طبیعات علم الٰہی اور ایک بہت بڑے ماہر انجینئر بھی تھے۔ انجینئرنگ میں جو اس نے اسوان بند کا منصوبہ بنایا تھا وہ ان کے جدت پسند دماغ کا ایک بہت بڑا کارنامہ تھا۔ ان کی مہارت کو دنیا نے تسلیم کرلیا۔ یہ ان کی بہت بڑی ایجاد ہے مصر چونکہ ایک زرعی ملک اور اس کی پیداوار دریا ہی کی برکت سے ہے۔ اسی لئے مصر کو دریائے نیل کا تحفہ بھی کہتے ہیں۔ اسی دریا کے پانی سے مصر کی زمینوں کو سیراب کیا جاتا ہے لیکن بعض اوقات سیلاب آجاتا ہے یا قحط پڑ جاتا ہے تو فصلوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ جدت پسند اور حوصلہ مند ابن الہیثم نے بغداد شریف میں بیٹھ کر پورے مصر کا معائنہ کئے بغیر اسوان بند کا منصوبہ بنایا اور بعد میں اس منصوبے کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ جس سے بہت فائدہ ہوا۔

ابن الہیثم نے آنکھ کی بناوٹ اس کی روشنی اور نور کو اپنی تحقیقات اور غور وفکر کا مرکز بنایا۔ انہوں نے آنکھ کی بناوٹ نور اور روشنی کے متعلق تجربات و مشاہدات کیے اور اپنے تمام تجربات مشاہدات اور جملہ معلومات کو ایک کتاب کی شکل میں پیش کیا جس کا نام کتاب المناظر ہے یہ کتاب اپنے موضوع پر حسن ابن الہیثم کا شاہکار اور علم طبیعات کی اہم شاخ روشنی پر دنیا کی پہلی اور مستند جامع کتاب ہے۔

ابن الہیثم کی دیگر تحقیقات

۱ ...... ابن الہیثم روشنی کو توانائی کی ایک قسم قرار دیتا ہے جو حرارتی توانائی کے مشابہ ہے۔

۱ ...... ابن الہیثم کا کہنا ہے کہ جسم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ نور افشاں جسم اور بے نور جسم نور۔ افشاں سے مراد خود روشنی دینے والا جسم ہے جیسے سورج یا چراغ وغیرہ۔ بے نور جسم سے مراد جس کی اپنی کوئی روشنی نہ ہو بلکہ اس پر روشنی پڑتی رہے۔

بے نور جسم کی بھی تین قسمیں بیان کی ہیں:۔

☆ شفاف جسم میں روشنی آر پار گزر جاتی ہے جیسے ہوا، صاف پانی شیشہ وغیرہ۔

☆ نیم شفاف جسم جس میں روشنی صاف نہ گزرے بلکہ مدہم پڑجائے اور اس طرف کی اشیاء واضح نظر نہ آئیں جیسے نہایت باریک کپڑا، گڑے ہوئے شیشے وغیرہ۔

☆ غیر شفاف جسم جس میں سے روشنی بالکل نہ گزر سکے اور دوسری طرف کی اشیاء بالکل نظر نہ آئیں۔ جس میں اوّل الذکر دونوں کے علاوہ تمام اشیاء شامل ہیں۔

☆ ابن الہیثم کا کہنا ہے کہ روشنی نور ہے جو سیدھی بخط مستقیم سفر کرتی ہے۔ وہ ذریعے اور سہارے ڈھونڈے بغیر بے سہارہ سفر کرتی ہے۔

☆ ابن الہیثم نے اس بارے میں بھی تحقیقات کی ہیں کہ ہم کیسے دیکھتے ہیں۔ ہمیں چیزیں کیوں نظر آتی ہیں۔ ابن الہیثم کی اس طرح کافی تحقیقات ہیں جسے آج بھی نئے تحقیقات کے تحت دُرست تسلیم کیا گیا ہے۔

احمد بن محمد سجستانی 433ھ - 1024ء

احمد بن محمد سجستانی ایک بہت بڑے ماہر ریاضی اور سائنسدان تھے۔علم ریاضی میں ان کا ایک بڑا کارنامہ وہ یہ کہ ریاضی کے وسیع تر فن میں علم ہندسہ کی ایک شاخ میں قطع مخروطی کے طریقے کو دریافت کیا اس سے مزید کئی مسائل حل کیے۔مخروطی اس شے کو کہتے ہیں جو نیچے سے زیادہ گول اور چوڑی ہو مگر اوپر جاتے ہوئے اس کی گولائی کم ہوتی جاتی ہے جیسے گاجر کی شکل ہوتی ہے۔

ان کا یہ بہت بڑا کمال ہے جسے لوگ ناممکن سمجھتے تھے بڑی آسانی سے حل کر دیا اور زاویے کی ہندسوں تشلیث یعنی جیومیٹری کے ذریعے اس کو تین مساوی حصوں میں تقسیم کیا۔تقسیم کرنے میں قطعات مخروطی کے ذریعے وہ کامیاب ہوگیا۔

پرانے زمانے کے سائنسدان کسی زاویے کی تنصیف بآسانی کر لیتے تھے چار حصوں میں بھی تقسیم کر سکتے تھے لیکن زاویے کو جو جیومٹری کے عام طریقوں سے تین حصوں میں تقسیم کرنا وہ مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن سمجھ بیٹھے تھے لیکن سجستانی نے اس مسئلے کو بڑی آسانی سے حل کر دیا۔

علی احمد نسوی 440ھ - 1030ء

ان کی تاریخ سے یہی پتا چلتا ہے کہ نسا میں پیدا ہوئے تھے۔اپنی تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی اور پھر بعد میں رے میں چلے آئے اور یہیں پر انہوں نے اپنی بقیہ پوری زندگی گزاری۔

ان کی چند ایجادات درج ذیل ھیں

۱ ...... جذر اور جذر المکعب کے طریقے دریافت کئے ۔ انہوں نے جذ اور جذر المعکب نکالنے کے وہ طریقے معلوم کیے جو اَب تک کسی نے معلوم نہیں کیا تھا۔آج بھی ان کا رائج کردہ وہ طریقہ مستعمل ہے حالانکہ سینکڑوں سال گزر چکے ہیں۔

۱ ...... حساب ستین کی ایجاد اور اعشاریہ:۔ ستین عربی میں ساٹھ کو کہتے ہیں یہاں پر بحثیت مفعول حال نصبی میں ہے ورنہ حالت فاعلی یعنی رفعی میں ستون ہوتا ہے۔

انہوں نے حساب ستین اور حساب اعشاریہ میں مطابقت پیدا کی۔

۱ ......وقت کی تقسیم اور اس کا پیمانہ ایجاد کرنا۔وقت کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں ان کو دعائیں دینی چاہئیں کہ ان کی وقت کی تقسیم اور اس کیلئے پیمانے کی دریافت نے آج سائنس کو کس قدر ترقی دی۔

اس طریقے میں یہ خوبی تھی کہ قدیم اور جدید دونوں میں مطابقت تھی۔احمد نسوی وقت کی ایک ساعت یا زاویے کے ایک درجے کو ساٹھ پر تقسیم کرتا ہے اور اس ساٹھویں حصے کو وہ دقیقہ یعنی منٹ کہتا ہے۔نسوی اس دقیقہ کو بھی دوبارہ تقسیم کرتا ہے۔

اس ساٹھویں حصے کا ساٹھواں حصہ سیکنڈ بنتا ہے اور یہی وقت کا پیمانہ بنا۔

علی بن عیسیٰ 441ھ - 1031ء

محمد بن عیسیٰ امراضِ چشم کے ماہر تھے۔ ابن عیسیٰ نے اجزائے جسم میں سے صرف آنکھ کو منتخب کیا اور جسم کے اس قیمتی جوہر پر گہری تحقیق کی اور اپنے تجربات، مشاہدات اور دیگر معلومات پر مشتمل ایک ضخیم اور مستند کتاب تحریر فرمائی جس کا نام تذکرۃ الکحلین رکھا۔

تذکرۃ الکحلین میں آنکھ کے متعلق تمام تفصیلات موجود ہیں گویا کہ آنکھ کی انسائیکلو پیڈیا ہے اس کی تین بڑی جلدیں ہیں۔

اس کتاب کی پہلی جلد آنکھ کے حصّوں کی مفصل تشریح اور منافع اعضاء اور اس کے فوائد بھی بیان کیے ہیں جس کو انگریزی میں اناٹومی اور فزیالوجی (Anotomy and Physiology) کہتے ہیں۔ اس ماہر سرجن نے آنکھ کی بناوٹ پتلی حصے روشنی غرضیکہ تمام امور پر بحث کی ہے۔

دوسری جلد میں آنکھ کی ظاہری بیماریوں کا علاج ہے اور اس کی علامات تفصیل کے ساتھ بیان کی ہیں اور ہر ایک کی دوا کی بھی تفصیل اس میں موجود ہے۔ اس کتاب کی تیسری اور آخری جلد میں آنکھ کے ان پوشیدہ امراض کو تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں جو آنکھ کے اندرونی حصے میں پیدا ہوجاتے ہیں اور ان کی وجہ سے آنکھ کو کم وبیش نقصان پہنچتا ہے یا آئندہ کبھی پہنچ سکتا ہے لیکن بظاہر کوئی خرابی دیکھنے میں نظر نہیں آتی ہے۔

یورپ میں بھی آنکھ کے سلسلے میں یہ کتاب معیاری اور انمول تسلیم کی گئی۔ اس کتاب کا ترجمہ لاطینی زبان میں وسطی میں ہوا اور یورپ کے ڈاکٹروں نے اس کتاب سے استفادہ کیا۔ اس کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں بھی ۱۹۰۳ء میں ہوچکا ہے۔ اس لئے کہ دورِ جدید کے سائنسدانوں نے اس کا مطالعہ بغور کرنے کے بعد اس کی اہمیت اور افادیت کو سمجھا۔ بعد میں ۱۹۰۴ء میں جرمنی زبان میں بھی اس کا ترجمہ کیا گیا۔

احمد بن محمد مسکویہ 421ھ - 1034ء

محمد بن مسکویہ ایک عظیم مفکر و مدبر انسان تھے۔ ان کی قوت مشاہدہ بڑی مضبوط تھی۔ انہوں نے موجودات عالم کو نئے زاویے سے دیکھا اور ان پر سائنسی انداز سے بحث کی۔ وہ سب سے پہلے مفکر ہیں جنہوں نے زندگی کے ارتقا کا انوکھا نظریہ پیش کیا اور ایک نئے پہلو سے روشنی ڈالی۔ اس مسئلے میں وہ فارابی سے مطابقت رکھتے ہیں۔

انہوں نے علم الاخلاق میں اپنے نظریات مرتب کر کے تہذیب الاخلاق میں جمع کر دیا۔ یہ کتاب شہریت اور فن اخلاق میں دنیا کی پہلی مستند کتاب تسلیم کی جاتی ہے۔ یعنی کلام العباد میں سے ورنہ تو کلام الٰہی تمام موضوعات مستند کا ذخیرہ ہے۔ انہوں نے اپنے ماضی سے سبق حاصل کرتے ہوئے دوسروں کو وصیت نامے لکھ دیئے ان کا وصیت نامہ مشہور ہے۔ ان مسکویہ نے اپنے اس وصیت نامے کو اہمیت دی ہے اس لئے کہ اس میں دوسروں کو ان کی زندگی میں ایک بہت ہی بڑا سبق ہے جو نہ سمجھے اور اپنی جوانی اور زندگی دنیا پرستی ہی میں گزارے اس کا کوئی علاج نہیں۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

ابن مسکویہ کو ایرانی ادب و اخلاق سے بڑی دلچسپی تھی۔ ابن مسکویہ نے ذات باری تعالیٰ کا وجود انسان اور انبیاءِ کرام دنیا کی تنظیم و تدبیر اور روحانی عالم، زندگی کی ابتداء اور ارتقاء حیوانی زندگی کی ارتقاء، تخلیق انسانیت کی غرض و غایت اور انسان کے اجزائے ترکیبی جیسے اہم موضوعات پر فلسفیانہ بحث کی ہے۔

شیخ حسین عبد بن علی سینا 248 ھ - 1039ء

شیخ حسن بو علی سینا اپنے وقت کے بہت بڑے مفکر مدبر اور سائنسدان تھے۔ ان کی زندگی میں نشیب و فراز نظر آتے ہیں کبھی وزارت عظمیٰ کے عہدے پر فائز ہیں تو کبھی جنگلوں میں زندگی گزار رہے ہیں۔

شیخ حسین عبد بن علی سینا نے یہ ثابت کیا کہ روشنی کے ذرّات نور افشاں جسم سے نکلتے ہیں۔ اس لئے کہ روشنی کی ایک واضح رفتار ہوتی ہے۔ اس لئے شیخ سب سے پہلا سائنسدان ہے جس نے روشنی کی رفتار کو ثابت کیا اور رفتار کا نظریہ پیش کیا۔

ورنیز پیمانے کو بھی شیخ حسین عبد بن علی سینا نے ایجاد کیا۔ علم ریاضی میں انہیں بڑی مہارت حاصل تھی۔ چنانچہ علم مساحت میں وہ ایسے نظریات جانتا تھا کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی صحت کے ساتھ ناپ لے۔ اس لئے شیخ کو ورنیز جیسے نازک آلے کا موجد تسلیم کیا گیا۔

کیمیا گری اور شیخ

کیما کے بارے میں شیخ کے نظریات اپنے متقدین اور معاصرین سائنسدانوں سے الگ ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ چاندی، پارہ، تانبہ یا کسی اور دھات کو کیمیاوی عمل سے سونے میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا جو یہ دعویٰ کرے وہ کاذب ہیں۔ ہاں اپنی کوششوں سے سونے کی مثل کوئی اور چیز بنا سکتے ہیں مگر سونا نہیں بنا سکتے۔

علم تشریح الاعضاء، منافع الاعضاء اور شیخ

فن طب میں شیخ وقت کے امام تصور کیے جاتے تھے چونکہ تشریح الاعضاء علم العلاج اور منافع الاعضاء میں اس کی دریافتیں آج بھی قابل اطلاق ہیں۔ اس موضوع پر انہوں نے **الشفاء** کتاب لکھی اور دوسری ایک کتاب **القانون** ہے جو کہ اس موضوع پر ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا ہے۔ اس کی کئی جلدیں ہیں۔ اس کے علاوہ بھی شیخ کی قابل قدر خدمات ہیں۔

ابو ریحان محمد بن احمد البیرونی 439ھ - 1049ء

البیرونی دُنیا کے پہلے مبصر ہیں جنہوں نے ہندوستانی علوم فنون کو دنیا میں متعارف کرایا۔ وہ خوارزم کے قریب ایک دیہات غزنی میں ۹۷۲ء میں پیدا ہوئے اور ۱۰۴۹ء میں ان کا انتقال ہوا۔ البیرونی ایک عالی دماغ غیر ہندوستانی شخص ہے جس نے سنسکرت زبان سیکھی اور اہل ہند کے مذہب روایات اوران کے فلسفے کا خوذخوب مطالعہ کیا۔

ابو ریحان نے (البیرونی) علم ہیئت اور ریاضی پر ایک بہترین کتاب لکھی تھی جس کا نام **تفہیم** ہے۔اس علمی کتاب میں سوال و جواب علم ریاضی اور ہیئت کو سمجھایا گیا ہے اس ضمن میں یہ ایک مستند اور بہترین کتاب سمجھی جاتی ہے۔

یہ کتاب البیرونی نے ایک ہم وطن خاتون ریحانہ بنت حسن کیلئے لکھی تھی۔اس لئے البیرون **ابو ریحان** کے نام سے مشہور ہوئے۔

دوسری اہم کتاب البیرونی نے کتاب **قانون مسعودی** لکھی ہے۔اس کتاب میں البیرونی نے علم ریاضی کے بعض اہم ترین مسائل حل کیے۔انہوں نے ٹرگنومیٹری سے بحث کی ہے۔

عرض البلد اور طول البلد کی دریافت

البیرونی نے قانون مسعود میں دنیا کے مختلف شہروں کے درمیان طول البلد کا فرق دریافت کرنے کے اصول دریافت کیے۔ ان قاعدوں میں کروی ٹرگنومیٹری کے بعض مسائل کا اطلاق کیا گیا ہے۔

انہوں نے ہندوستان کے چند شہروں کا طول البلد بھی بتایا ہے۔

البیرونی نے زمین کے محیط اور قطر کی پیائش کی ہے جب کہ اس سے پہلے مامون الرشید کے زمانے میں سائنسدانوں میں زمین کے محیط کو قطب تارے کے ذریعے معلوم کیا اور (۲۵۰۰۹) میل بتایا۔

البیرونی اور دھاتوں کی کثافت اضافی معلوم کرنا

البیرونی چونکہ بہت ہی عظیم ماہر ریاضی تھے۔انہوں نے اپنی ذہانت اور قابلیت سے صحیح فائدہ اُٹھایا اور علمی تجربات کے میدان میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔انہوں نے تجربات سے اٹھارہ مختلف قسم کی دھاتوں اور غیر دھاتوں کی کثافت اضافی کی نہایت صحیح پیائش کی اور نتیجے کو درج کیا۔انہوں نے اپنے تقریباً اکٹھ تجربات کو اپنے ایک کتابچے میں ترتیب دیا۔اس طرح دھاتوں کی کثافت اضافی دریافت کرنے کے طریقے کے موجد البیرونی ہیں۔

اہل یورپ اور البیرونی کی کتابیں

یورپ کے بڑے بڑے مفکرین نے البیرونی کی علمی کتابوں سے استفادہ کیا ہے۔البیرونی کی شہرہ آفاق تصنیف آثار الباقیہ ہی میں مقام لیپر تگ میں ۱۸۷۸ء میں شائع ہوئی اور یہ کتاب عربی میں تھی اور پھر جلد ہی اس کتاب کا انگریزی میں لندن میں ترجمہ ہوا جسے بہت سراہا گیا۔

البیرونی کی دوسری اہم کتاب کتاب الہند اصل عربی کتاب لیپر تگ سے ۱۸۸۷ء میں شائع ہوئی اور اسی سال انگریزی میں اس کا ترجمہ لندن میں شائع کیا گیا۔قانون مسعودی اصل عربی میں دائرۃ المعارف حیدر آباد نے شائع کیا۔اس کے بعض اجزاء کا ترجمہ بھی یورپ کی مختلف زبانوں میں ہو چکا ہے۔

ابو حاتم مظفر اسفرازی

ابو حاتم مظفر اسفرازی علم ریاضی اور ہیئت کے بہت بڑے ماہر تھے اس میدان میں انہوں نے تحقیق کرتے کرتے کئی دریافتیں کیں عمر خیام نامی علم ہیئت اور ریاضی کے ماہر نے ایک رصدگاہ اصفہان میں قائم کرائی تھی اس رصدگاہ کی نگرانی میں اس زمانے کے معروف بڑے بڑے سائنسدان تھے اور ان میں اسفرازی صاحب بھی شامل تھے۔ چونکہ یہ ایک اچھے صناع بھی تھے۔

مظفر اسفرازی اور ترازو کی ایجاد

چونکہ وہ ایک جدت پسند دماغ کے مالک تھے۔ انہوں نے ایک اعلیٰ اور نازک ترازو ایک عجیب انداز سے تیار کی تھی۔ اس ترازو کی یہ خاص خوبی تھی اس کے ذریعے سونا اور چاندی کے زیورات میں ملاوٹ کا واضح فرق نظر آتا تھا اور یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ اگر ملاوٹ ہے تو کتنی مقدار میں ہے۔

کثافت اضافی اور ابو حاتم اسفرازی

اس کیلئے دو تجربات لازِم ہیں:۔

(۱) اس شے کا عام وزن صحیح معلوم ہو جائے۔

(۲) اس شے کا وزن پانی کے اندر صحت کے ساتھ دریافت کیا جائے اور پانی میں اس کے وزن کی ٹھیک کمی نکالی جائے۔

دھاتوں میں ملاوٹ کا چارٹ اور اسفرازی

انہوں نے کئی تجربات کر کے سونے میں چاندی کی ملاوٹ کے بہت سے چارٹ تیار کیے۔ یہ اس مہارت کا کمال تھا۔ انہوں نے سونے میں اور چاندی میں ملاوٹ کے سلسلے میں دھاتوں کے چارٹ بڑی محنت سے تیار کیے تھے۔ یہ ایک بہت بڑا محنت طلب اور صبر آزما کام تھا جو اسفرازی نے کئی سال لگا کر مکمل کر لیا۔ اس چارٹ اور ترازو کی ایجاد نے صنعتی اور تجارتی مراکز میں بڑی سہولت پیدا کی ہے۔

امام محمد بن احمد غزالی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

450 ھ - 1085ء تا 555 ھ - 1111ء

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام حکمائے اسلام میں اس لئے اعلیٰ وارفع ہے کہ انہوں نے اپنے عہد کے جملہ علوم وفنون کا مطالعہ کیا اور اسلامی نقطہ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے غور وفکر کر کے بعد ان علوم پر تنقید کی اور غلطیاں نکالیں فلسفیانہ نظر سے ان علوم کو جانچا عقل کی کسوٹی میں ان علوم کو پرکھا اور سائنسی انداز میں تجربات و مشاہدات کے بعد اپنی مستحکم رائے کی قائم کی۔ اصول وقواعد کے ساتھ اسلامی نظریات پیش کئے۔

امام محمد بن احمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علم دین کے مجدد و مبصر شریعت کے مفسر، دینی قوانین ومسائل پر مجتہدانہ رائے قائم کرنے والے علم الاخلاق اور روحانیت پر فلسفیانہ انداز سے بحث کرنے والے تھے۔ انہوں نے تصوف ومعارفت کی حقیقت، انسانی زندگی کے حقیقی مقصد کو بہت اچھے انداز میں بیان کیا۔ وہ ایک بہت بڑے جدید فلسفہ اخلاق کے موجد اور محقق اسلامی ثقافت ومعاشرت کے نکتہ داں تعلیم وتربیت کے بہت بڑے ماہر وباکمال انسان تھے۔

علم النفسیات (Psychology) میں امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمات وتحقیقات قابل قدر ہیں۔ وہ ایک بہت بڑے ماہر نفسیات تھے۔ انہوں نے انسانی سیرت کے چار اجزاء یعنی قوت علیمہ، قوت غضبیہ قوت شہوانیہ اور قوت عدلیہ بیان کیا۔ اس کی تفصیل بھی کی ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شجاعت کے بھی مختلف درجات بیان فرمائے ہیں۔ انہوں نے یونانی فلسفے کے رد پر ایک کتاب تہافتہ الفلاسفہ لکھی ہے۔ ان کی مشہور کتاب احیاء علوم، مکاشفۃ القلوب، کیمیائے سعادت وغیرہ ہیں۔

احیاء العلوم ایک جامع اور مستند کتاب ہے۔ مسلمان مفکرین کے علاوہ غیروں نے بھی اس کتاب کی تعریف کی ہے۔ چنانچہ ہنری لوئیٹس نے تاریخ فلسفہ میں احیاء العلوم کے بارے میں یوں لکھا ہے، یورپ میں جدید فلسفہ اخلاق کا بانی ڈیکارٹ کے زمانے میں اگر احیاء العلوم کا ترجمہ فرنچ زبان میں ہوچکا ہوتا تو ہر شخص یہی کہتا کہ ڈیکارٹ نے احیاء العلوم کے مضامین چُرائے ہیں۔

احیاء العلوم کی یہ خاص بات ہے کہ جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا ہے، سکے جمادیے حالانکہ عبارت عام فہم اور سادہ ہے پھر فلسفہ وحکمت کے معیار سے گرنے نہیں پائی ہے اور دلچسپی اور چاشنی آخر تک باقی رہتی ہے۔ علم الاخلاق پر بھی امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسی بحث کی ہے کہ قدیم وجدید تمام کتابیں اس کے سامنے ماند پڑ جاتی ہیں۔

ابو الفتح عمر بن ابراهیم خیام

عمر خیام ایک بہت بڑے شاعر تھے ۔ علم الفلکیات میں بھی مہارت حاصل تھی۔ انہوں نے جلالی کلینڈر کو مرتب کیا۔ وہ بارھویں صدی عیسوی کے بہت بڑے ریاضی دان تھے۔انہوں نے ریاضی ،فلکیات اور جیومیٹری پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔

انہیں علوم وفنون سے بڑا شغف تھا۔خیام نے اپنی مہارت کی بناء پر الجبرا و مقابلہ میں کئی نئی دریافتیں کی اور اس فن میں اِضافہ کیا۔

عمر خیام ایک طبیب حاذق تھے

علم طب میں ان کا بہت بڑا مقام ہے۔انہیں بہت بڑے بڑے ماہرین نے طبیب حاذق تسلیم کیا ہے۔ اصفہان میں جو عظیم رصدگاہ تعمیر کی گئی تھی ۔اس رصدگاہ میں عمر خیام کے مشوروں سے نہایت عمدہ قسم کے آلات نصب کیے گئے اور جملہ انتظامات عمل میں آئے۔اس رصدگاہ میں عمر خیام ایک اعلیٰ افسر اور نگران کی حیثیت رکھتے تھے۔ عالی دماغ عمر خیام نے احتیاط اور گہرائی سے اجرام فلکی کا مطالعہ اور مشاہدہ کیا اور اس میدان میں نئی نئی دریافتیں کیں۔ انہوں نے دِن اور رات ، طلوع اور غروب، شمسی سال اور قمری سال اور موسم کی بھی تحقیق کی ہے۔

هیبت اللہ ابوالبرکات بغدادی 1065ھ - 1155ء

ہیبت اللہ ابوالبرکات بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ایک نامور طبیب، فلسفی جغرافیہ کے ماہر، علم الارض کے ماہر اور علم اخلاقیات وروحانیت کے ماہر تھے۔ ان کا شمار بغداد کے معروف ومشہور اساتذہ میں ہوتا ہے۔ انہیں علم طب میں بڑی دلچسپی تھی۔ اس زمانے میں یہ عام دستور تھا کہ عوام میں سے وہ لوگ جو طب سے دلچسپی رکھتے تھے وہ قابل اطباء سے طبی معلومات حاصل کرتے اور بعض اوقات مشکل سوالات بھی لے کر آتے تھے لیکن ماہر اطباء تحریری طور پر ان سوالات کا جواب دیتے تھے اور بڑی مسرت محسوس کرتے تھے۔ ابوالبرکات سے بھی اس طرح کے مشکل سوالات کیے جاتے تھے مگر بڑی خوش اسلوبی سے ان کا جواب مرحمت فرماتے تھے۔

ابوالبرکات نے نئے انداز میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں مگر مشہور ترین کتاب **المعتبر** ہے یہ کتاب اپنی ضخامت اور افادیت کی وجہ سے اپنی مثال آپ ہے۔ اس میں فلسفیانہ تحقیقات اور علوم وفنون بھرے ہوئے ہیں علماء کے حلقے میں یہ کتاب بڑی مقبول ہے۔ اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ابوالبرکات وہ پہلے مصنف ہیں جنہوں نے عام انداز سے ہٹ کر ایک جدید طرز تحریر کو جگہ دی۔ اللہ تعالی نے انہیں بے شمار صلاحیتیں دی تھیں۔

ابوالبرکات بڑے محقق جغرافیہ

ابوالبرکات نے علم جغرافیہ پر خاص توجہ دی اور تحقیقی کام کیا۔ وہ علم جغرافیہ کے بہت بڑے ماہر تھے۔ انہوں نے کئی نئے نئے نقاط و نظریات پیش کیے۔ قدیم حکماء عناصر کی تعداد چار بتاتے ہیں جبکہ ابوالبرکات ان کے ساتھ برف کا بھی اضافہ کرتے ہیں اور اسے مستقل ایک عنصر سمجھتے ہیں۔

پانی اور مٹی کے بارے میں ابوالبرکات بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ ہے کہ مٹی سب سے زیادہ سرد ہے جب کہ دوسرے حکماء نے پانی کو زیادہ سرد مانا ہے۔ عام نظریہ یہ بھی تھا کہ پانی اپنی اصلیت کھو کر ہوا میں تبدیل ہوتا ہے اور ہوا پانی بن سکتی ہے اور پھر کنوئیں کی مثال دیتے ہیں تو وہاں موجود ہوا پانی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ابوالبرکات کا کہنا ہے کہ اگر ایسا ہے تو گرمیوں اور قحط کے موقع پر پانی کم کیوں ہوتا ہے اور بارش ہونے پر بڑھ کیوں جاتا ہے۔ آندھی، طوفان کے بارے میں ان کا نظریہ یہ ہے کہ یہ اشیاء خود محرکہ ہیں۔ ان کے اندر ہی قوت محرکہ ہے اس لئے یہ خود حرکت کرتی ہیں۔ کسی کے دباؤ سے یہ نہیں چلتیں۔

ابوالبرکات کا نظریہ علمِ غیب رُسل علیہم السلام

ابوالبرکات فرماتے ہیں کہ پیغمبر کے سامنے غیب نہیں رہتا۔ سب ان کے سامنے ہوتا ہے وہ کسی چیز کے پیدا ہو جانے سے پہلے واقف ہو جاتا ہے بلکہ وہ سب کچھ دیکھ لیتا ہے۔ پیغمبر کے علم کی کتاب پوری صحیفہ کائنات ہے اور وہ اس دنیا ومافیہا کو قدرت کا صحیفہ یعنی کھلی ہوئی کتاب۔ وہ اپنے دِل کی آنکھ سے سب کچھ دیکھتا ہے اور زبان سے پڑھ لیتا ہے۔ کائنات کی کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں۔ پیغمبر کو یہ سب کچھ خالق کائنات سے حاصل ہوتا ہے اور خالق کائنات ہی ان کا استاد ومعلم ہے۔ کیوں نہ ہو جب کلام الٰہی اور احادیث علم غیب رُسل پر شاہد ہیں۔

محمد بن الادریسی 493ھ - 1099ء

الادریسی کو علم جغرافیہ سے بڑی دلچسپی تھی۔ انہوں نے زمین کی طبعی تحقیق کی، ملکوں کے حالات معلوم کیے اور اس علم کو مرتب کیا۔ اس علم پر نقشے اور نموے بنائے کتابیں بھی مرتب کیں۔ الادریسی نے اس وقت کے مروج علوم وفنون علم ہیئت فلسفہ سے ہٹ کر علم جغرافیہ پر تحقیق اور دوسرا عملی کام شروع کر دیا۔ انہوں نے زمین کی بناوٹ اور اس حصے معلوم کیے زمین کے طبعی حالات موسم، پیداوار، آب وہوا ان سب باتوں کی تحقیق کی اور ان موضوعات پر کافی کتابیں لکھیں۔ انہوں نے یہ رائے بھی قائم کی کہ زمین کی شکل گول ہے۔

الادریسی علم جغرافیے کے بہت ہی عظیم ماہر اور محقق تھے۔ انہوں نے بحری نقشے بھی بنائے۔ علم جغرافیہ میں ان کی ایک مشہور کتاب نزہتہ المشتاق فی افتراق الآفاق ہے اس کتاب میں انہوں نے اپنے تجربات اور نقشے بھی دیئے ہیں۔

ابو البرکات بڑے محقق جغرافیہ

دنیا کا ماڈل بھی الادریسی کے جدت پسند دماغ نے تیار کیا قیاس اور تجربے کی بنیاد پر دنیا کو گول بتا کر دنیا کا ایک گول ماڈل بھی بنایا جو کہ چاندی کا تھا اس ماڈل میں ممالک بھی دکھائے گئے تھے اور یہ دنیا کا پہلا ماڈل تھا۔

علاء الدین ابو الحسن ابن النفیس القرشی

علم طب میں علم تشریح الاعضاء میں ابن النفیس کا نام دنیا کے ممتاز ومعروف ڈاکٹروں میں ہوتا ہے۔ بعد فراغت از تعلیم وہ مصر پہنچے اور قاہرہ میں ایک بڑے ہسپتال میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ امراض چشم پر اس نے بڑی تحقیق و تجربات کیے اور کمال مہارت حاصل کی۔ بحیثیت ایک محقق کے بوعلی سینا کی کتاب القانون پر اچھی بحث کی اور بعض مقامات پر ان سے اختلاف بھی کیا ہے۔ گردش خون (Blood Circulation) تحقیق کرنے والے پہلے شخص ہیں۔ ولیم ہاروے (William Harrey) کو بھی دورانِ خون کا محقق کہا جاتا ہے لیکن وہ بعد کے دانشور ہیں۔ یورپ کے سائنسدان دورانِ خون کا محقق William ہی کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کیلئے طبی کانگریس کے اجلاس میں اعلان ہونے والا تھا لیکن 10 جون 1957ء کو دنیا کے مشہور خبر رساں ایجنسی (Reuter London) نے یہ تحقیقی خبر دنیا میں پہنچادی کہ دورانِ خون کے نظریے کو پیش کرنے والے ایک مسلم سائنسدان تھے اور جن کا نام ابن النفیس القرشی تھا اور ان کا آبائی وطن مصر (قاہرہ) تھا۔

لسان الدین ابن الخطیب 1313ء

ابن الخطیب ایک عظیم شاعر، جغرافیہ دان، مورخ اور فلسفی بھی تھے لیکن وہ ایک طبیب اور محقق کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔ انہوں نے مختلف عنوانات پر کثیر تعداد میں کتابیں لکھی ہیں۔ مورخین ان کتابوں کی تعداد ساٹھ تک بتاتے ہیں ان میں سے بھی بیس تک کتابیں محفوظ ہیں۔ ابن الخطیب کی جو کتابیں محفوظ رہیں تھیں ان میں سے ایک کتاب طبی تحقیقات پر ہے۔

ابن الخطیب ایک ادیب، فلسفی، مورخ اور سیاستدان تھے اور ساتھ ہی ایک بہت بڑے طبیب بھی تھے۔

امراض کی تحقیق دریافت کے سلسلے میں انہوں نے بڑا کام کیا۔ انہوں نے یہ نظریہ پیش کیا کہ بعض امراض ایک دوسرے سے پھیل جاتے ہیں اور بعض نہیں پھیلتے۔ انہوں نے پھیلنے والے امراض کے اسباب و نتائج پر بھی تحقیق کی۔

جراثیم کی دریافت بھی انہوں نے کی ۔ انہوں نے یہ دریافت کیا کہ بیماری ایک دوسرے کو جراثیم کی منتقلی سے پھیلتی ہے۔ یہ جراثیم نہایت باریک کیڑے ہوتے ہیں جو خوردبین کے سوا نظر نہیں آتے اور سانس کے راستے جسم انسانی میں داخل ہوتے ہیں۔ اس موضوع پر تحقیق مکمل کرنے کے بعد علاج کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جراثیم کی ایسی نئی تحقیق نے فن طب میں ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا اور اب تو اور بھی نئی نئی تحقیقات اور دریافتیں ہوتی جا رہی ہیں۔

محمد یونس خان (لندن) سابقہ ایف آر جی ایس

محمد یونس خان آفریدی اگرچہ زیادہ شہرت یافتہ سائنسدان نہیں یہ سابقہ فیلو آف رائل جغرافیکل سوسائٹی ان لندن تھے۔ انہیں نے صرف علم جغرافیہ میں مہارت حاصل تھی بلکہ قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ پر بھی ان کی گہری نظر تھی۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسرے چند سائنسدانوں کے نظریہ ردّ حرکت زمین اور دورۂ شمس و قمر والا نظریہ پیش کیا ہے۔ پہلے انہوں نے آٹھ آیاتِ کریمہ سے سورج و چاند کو متحرک ثابت کیا ہے اور پھر نو آیاتِ کریمہ زمین کے سکون کا ثبوت دیا ہے اور آخر میں عقلی دلائل دیتے ہوئے نظام شمسی کا نقشہ بھی دیا ہے۔ مذکورہ رسالے کا نام:۔

The New Theory of Solar System

اُمید ہے کہ اِن شاءَ اللہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ تمام سائنسدان اسی نظریے کی طرف لوٹ کر آئیں گے مگر ان کے لوٹ کر آنے سے حقائق پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

خصوصی تذکرہ

امام احمد رضا محدِّث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ان مسلمان سائنسدانوں کی خدمات کا مختصر سا جائزہ پیش کرنے کے بعد اب برصغیر پاک و ہند کے ایک **عظیم محقق**، مدبر، مفکر، فقیہ اور سائنسدان کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ عظیم ہستی اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمع رسالت، امام اہلسنّت **امام احمد رضا خان فاضل بریلوی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں اور یہ امام اہلسنّت یا محدث بریلوی کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کو علوم قدیم و جدید، نارمیٹیو سائنس و پوزیٹیو سائنس تمام علوم پر مکمل عبور حاصل تھا۔ آپ نے ان علوم پر نگارشات یادگار چھوڑی ہیں۔ محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے خود ان علوم کی تعداد پچپن بتائی ہے۔ ان میں کئی علوم و فنون ایسے ہیں جو آپ نے مختلف ماہرین اساتذہ کرام سے سیکھا اور بعض علم لدنی کہے جاسکتے ہیں اور بعض علوم کے تو آپ خود موجد ہیں جو علوم بغیر کسی محنت کے صرف توفیق الٰہی سے حاصل ہوئے۔ امام صاحب علیہ الرحمۃ نے خود ان علوم کی نشاندہی فرمائی ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

علم تکسیر، ہیئت، حساب، ہندسہ، ارثما طیقی، جبر و مقابلہ، حساب بینی، لوغارثمات، علم التوقیت، زیجات، مثلث کروی و مسطح، ہیئت جدیدہ، مربعات، جفر، فلسفہ قدیم / جدیدہ، علم زائرچہ وغیرہ۔

علم جدید کی یہ فہرست تو امام علیہ الرحمۃ نے خود پیش کی ہے اور بعد کے مورخین نے اس کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ وہ بہت کم ہے چونکہ امام موصوف نے ایک ہزار سے زائد کتابیں لکھی ہیں ان میں سے اکثر غیر مطبوعہ ہیں۔ علم سائنس کے بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ ہم نے علوم جدیدہ کے حوالے سے جو کتب و رسائل اور فقہی مسائل میں جدید علوم کے جزئیات مطالعہ کیے ہیں اس سے مندرج جدید علوم و فنون کی شاخوں کا مزید اضافہ ہوا ہے، اسطرح امام موصوف کے علوم و فنون کی تعداد ستّر تک پہنچتی ہے لیکن امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۵ء کراچی میں سابق چیف جسٹس (افغانستان) مولانا مفتی حضرت علامہ نصر اللہ خان مدظلہ تعالیٰ نے فرمایا کہ علوم کے حوالے سے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی شخصیت کو صرف ۷۰ تک محدود نہیں کیا جاسکتا بلکہ وہ تو بے شمار علوم کے ماہر تھے۔ اس طرح علوم و فنون کی تعداد جو امام موصوف سے لاریب فیہ منسوب ہیں، وہ درج ذیل ہیں:۔

علم طبیعات، علم حجریات، علم کیمیا، علم حیوانیات، علم طب، علم معاشیات، علم الادویہ، علم اقتصادیات، علم شماریات، علم تجارت، علم جغرافیہ، علم سیاسیات، علم الارض، علم اخلاقیات، علم بین الاقوامی امور، علم معدنیات۔

معقولات میں جن علوم و فنون پر امام موصوف نے اپنی قلمی کاوشیں یادگار چھوڑی ہیں، وہ درج ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	کتاب یا رسالے کا نام	علم وفن	زبان
۱	الصراح الموجز فی تعدیل المرکز	ہیئت جدیدہ	عربی
۲	جدول برائے جنتری شصت سالہ	ہیئت جدیدہ	فارسی
۳	قانون رویت اہلہ	ہیئت جدیدہ	اردو
٤	نزول آیات قرآن بسکون آسمان وزمین	ہیئت / فلسفہ	اردو
۵	فوزمبین دررد حرکت زمین	ہیئت / طبیعات	اردو
٦	معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین (۱۳۳۸ھ)	ہیئت / طبیعات	اردو
۷	الکلمۃ الملہمۃ فی الحکمۃ لوہاء فلسفۃ المشئمۃ	ہیئت / طبیعات	عربی
۸	حاشیہ اصول طبعی	ہیئت جدیدہ	عربی
۹	طلوع وغروب کواکب وقمر	ہیئت جدیدہ	اردو
۱۰	رویت الہلال (۱۳۲۳ھ)	ہیئت جدیدہ	عربی
۱۱	بحث المعادلہ ذات الدرجۃ الثانیہ	ہیئت جدیدہ	عربی
۱۲	حاشیہ کتاب الصور	ہیئت جدیدہ	عربی
۱۳	حاشیہ شرح تذکرہ	ہیئت جدیدہ	عربی
۱٤	اقمار الانشراح لحقیقۃ الاصباح	ہیئت جدیدہ	عربی
۱۵	حاشیہ طیب النفس	ہیئت جدیدہ	عربی
۱٦	حاشیہ تصریح	ہیئت جدیدہ	عربی
۱۷	جادۃ الطلوع والقمر لسیار والنجوم والقمر	ہیئت جدیدہ	عربی
۱۸	حاشیہ شرح چغمینی	ہیئت جدیدہ	عربی
۱۹	حاشیہ علم ہیئت	ہیئت جدیدہ	عربی
۲۰	رفع الخلاف فی دقائق الخلاف	ہیئت جدیدہ	عربی

٢١	شرح باکور	ہیئت جدیدہ	عربی
٢٢	حاشیہ خزانۃ العلم	ریاضی	فارسی
٢٣	الجہمل الدائرۃ فی خطوط الدائرۃ	ریاضی	فارسی
٢٤	مسئولات السہام	ریاضی	فارسی
٢٥	جدول ریاضی	ریاضی	عربی
٢٦	الکسری الحشری	ریاضی	عربی
٢٧	زاویۂ الاختلاف المنظر	ریاضی	فارسی
٢٨	عزم البازی فی جوالریاضی	ریاضی	فارسی
٢٩	کسور اعشاریہ	ریاضی	فارسی
٣٠	معدن علوم درسنین ہجری وعیسوی وردمی	ہیئت جدیدہ	فارسی
٣١	اشکال الاقلیدس نسکس اشکال علم ہندسہ	ریاضی	عربی
٣٢	حاشیہ اصول ہندسہ	ریاضی	عربی
٣٣	حاشیہ تحریر اقلیدس	ریاضی	عربی
٣٤	اعالی العصایا فی الاضلاع والزوایا	ٹریگنومیٹری	عربی
٣٥	المعنی المجلی للمغنی والظلی	علم ہندسہ	عربی
٣٦	اطائب الاکسیر فی علم التکسیر	علم تکسیر	عربی
٣٧	حاشیہ انوار المکنون	علم تکسیر	عربی
٣٨	١١٥٢ مربعات	علم تکسیر	عربی
٣٩	مجتلی العروس	علم تکسیر	عربی
٤٠	رسالہ در علم تکسیر	علم تکسیر	فارسی

٤١	الجلد اوّل الرضویہ للمسائل جفریہ	علم جفر	عربی
٤٢	الشواقب الرضویہ علی الکواکب الدریہ	علم جفر	عربی
٤٣	الجوایۃ الرضویۃ للمسائل جعفریہ	علم جفر	عربی
٤٤	رسالہ در علم لوگارثم	علم جفر	فارسی
٤٥	حاشیہ برجندی	علم زیجات / حرکات سیارگان	عربی
٤٦	ستین ولوگارثم	علم زیجات / حرکات سیارگان	عربی
٤٧	حاشیہ زلالات البرجندی	علم زیجات / حرکات سیارگان	عربی
٤٨	حاشیہ زیج النجانی	علم زیجات / حرکات سیارگان	عربی
٤٩	حاشیہ زیج بہادر خانی	علم زیجات / حرکات سیارگان	عربی
٥٠	حاشیہ فوائد بہادر خانی	علم زیجات / حرکات سیارگان	فارسی
٥١	حاشیہ جامع بہادر خانی	علم زیجات / حرکات سیارگان	فارسی
٥٢	مصفر المطالع للتقویم والطالع	علم زیجات / حرکات سیارگان	عربی
٥٣	حاشیہ قواعد الجلیلۃ	ریاضی / جبر و مقابلہ	عربی
٥٤	حل المعادلات لقوی المکیات	ریاضی / جبر و مقابلہ	فارسی
٥٥	رسالہ جبر و مقابلہ	ریاضی / جبر و مقابلہ	فارسی
٥٦	تلخیص علم مثلث کروی	ٹرگنومیٹری	فارسی
٥٧	رسالہ علم مثلث	ٹرگنومیٹری	فارسی
٥٨	وجوہ علم زاویا مثلث	ٹرگنومیٹری	فارسی
٥٩	المواہبات فی المربعات	ارثماطیقی	عربی
٦٠	کتاب الرماث طیقی	ارثماطیقی	عربی

٦١	البدور فی اوج المجذ ور	ارثماطیقی	عربی
٦٢	دراء الکج عن درک وقت الصبح	علم توقیت	اردو
٦٣	تسہیل التعدیل	علم توقیت	اردو
٦٤	جدول ضرب	علم توقیت / نجوم	عربی
٦٥	حاشیہ جامع (افکار)	علم توقیت / نجوم	عربی
٦٦	حاشیہ زبدۃ المنتخب	علم توقیت / نجوم	عربی
٦٧	رویت ہلال رمضان	علم توقیت / نجوم	عربی
٦٨	تاریخ توقیت	علم توقیت / نجوم	فارسی
٦٩	البرہان القویم علی العرض والتقویم	علم توقیت / نجوم	فارسی
٧٠	استنباط الاوقات	علم توقیت / نجوم	فارسی
٧١	الانجالانیق فی طریق التعلیق	علم توقیت / نجوم	فارسی
٧٢	طلوع وغروب نیرین	علم توقیت / نجوم	فارسی
٧٣	زیج الاوقات للصوم والصلوٰۃ	علم توقیت / نجوم	فارسی
٧٤	میول الکواکب وتعدیل الایام	علم توقیت / نجوم	فارسی
٧٥	جدول اوقات	علم توقیت	فارسی
٧٦	ترجمہ قواعد نائکل المنک	علم توقیت	فارسی
٧٧	ازکی ابہانی قوۃ الکوب وضعفہا	علم نجوم / فلکیات	فارسی
٧٨	استخراج وصول قمر برداس	علم نجوم / فلکیات	فارسی
٧٩	استخراج تقویمات کواکب	علم نجوم / فلکیات	فارسی
٨٠	حاشیہ حدائق النجوم	علم نجوم / فلکیات	فارسی

۸۱	رسالہ ایعاد قمر	علم نجوم / فلکیات	فارسی
۸۲	رسالہ در علم مثلث الکروی القائمۃ الزاویہ	علم ریاضی / ٹرگنومیٹری	فارسی
۸۳	القواعد الجلیلہ فی العلم الجبریہ	علم ریاضی / الجبرا	فارسی
۸۴	کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم	علم اقتصادیات / تجارت	فارسی
۸۵	حسن التمہ لبیان درالتیمہ	علم ارضیات / معدنیات	اردو
۸۶	سفرالسفر عن (الجفر بالجفر)	علم جفر/ نجوم / فلکیات	اردو
۸۷	المعطر السعید علی بنت جنس العمید	علم ارضیات احجریات	اردو
۸۸	رجب الساعۃ فی بیاہ لالیتوی	علم ریاضیات	اردو
۸۹	انہر المیر فی الماء المستدیر	علم ریاضیات	اردو
۹۰	الدقت والبیان لرقۃ والسیلان	علم نور طبیعات	اردو
۹۱	النور والنورق لاسفار الماء المطلق	علم نور طبیعات	اردو
۹۲	سمع الداء۔ فیما جودث العجز عمن الماء	علم نور طبیعات	اردو
۹۳	الجواہر والتوقیت فی علم التوقیت	علم تقویت	عربی
۹۴	البیان شافعا لیفونوغرافیا	علم صوتیات	عربی
۹۵	الجعفر الجامع	علم جفر/ نجوم فلکیات	عربی
۹۶	فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم	حیوانیات	اردو
۹۷	ہفتم (کچہری کا نیلام) بیمہ / کوآپریٹو بنک / کمپنیوں کے حصص / انشورنس	معاشیات	---
۹۸	حاشیہ مقدمہ ابن خلدون	علم سیاسیات	عربی
۹۹	دوام العیش فی الائمہ ین القریش	علم سیاسیات	اردو
۱۰۰	اعلام الاعلان بان ہندوستان دارالسلام	بین الاقوامی تعلقات	عربی

۱۰۱	تدبیر فلاح نجات و اصلاح	بین الاقوامی تعلقات	اردو
۱۰۲	الاحلی من اسکر یفلبۃ سکری و سر	علم کیمیا اطلاق	فتاویٰ
۱۰۳	افصح البیان فی حکم مزارع ہندوستان	علم زراعت	فتاویٰ
۱۰۴	المنی والدرر لمن عمد منی	تجارت / بنکاری	فتاویٰ
۱۰۵	الکشف الشافیہ حکم فونوگرافیا	علم صوتیات	فتاویٰ
۱۰۶	انصح الحکومۃ فی فصح الخصومۃ	معاشیات	فتاویٰ
۱۰۷	الکلام الفہیم فی سلاسل الجمع والتقسیم	علم ریاض	عربی

امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کا سب سے قیمتی شاہکار قرآن مجید کا سلیس اُردو زبان میں ترجمہ بعنوان **کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن** ہے جو کہ امام صاحب نے ۱۳۳۰ھ ۱۹۱۱ء میں مکمل فرمایا۔ یہ ترجمہ قرآن ایک طرف سے فنی اعتبار سے مستند ترجمہ ہے تو ساتھ ہی سائنٹفک ترجمان ہے اور دوسرا اہم شاہکار **فتاویٰ رضویہ** ہے جس کی ۱۲ ضخیم جلدیں ہیں جو ایک ضخیم علمی تحقیقی خزانہ ہے۔ اگرچہ یہ فقہی مسائل کا ایک مکمل انسائیکلو پیڈیا ہے لیکن یہ منقولات کے ساتھ معقولات کے تمام علوم وفنون پر محیط ہے جو علوم گزشتہ صفحات میں درج کیے گئے ہیں۔

فتاویٰ رضویہ اگرچہ طہارت کے جملہ مسائل پر مشتمل ہے لیکن ضمناً اس میں علوم عقلیہ کے بیش بہا خزانے بھی موجود ہیں مثلاً:۔

پانی کا رنگ ہے یا نہیں...... پانی کا رنگ کیسا ہے...... موتی شیشہ بلور پیسنے سے خوب سفید ہونے کی کیا وجہ ہے...... رنگین پیشاب کا جھاگ سفید کیوں لگتا ہے...... آئینہ میں اپنی صورت اور چیزیں کس طرح نظر آتی ہیں...... آئینہ میں سمتیں برعکس کیوں نظر آتی ہیں...... برف کے سفید ہونے کا سبب...... پتھر کس طرح بنتا ہے اور اسکی مختلف اقسام کیا ہیں...... پارہ آگ پر کیوں ٹھہرتا ہے...... گندھک نر ہے یا مادہ...... کان کی ہر چیز گندھک دو پارے کی اولاد ہے...... چاروں عنصروں میں ایک دوسرے سے تبدیلی کی بارہ صورتیں اور اس طرح کے کافی سائنسی مسائل پر بحث موجود ہے۔

امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن کی علمیت کا ہر گوشہ اور ان کی شخصیت کا ہر پہلو ایک مستقل علم وفن کا منبع تھا۔ اس لئے امام صاحب کے پاس دنیا بھر سے ہزاروں مختلف سوالات آتے تھے جس کا جواب آپ پوری دیانت داری اور تحقیق سے اس طرح دیا کرتے تھے کہ سوال کرنے والا جوابات سے پوری طرح مطمئن ہوتا تھا چونکہ امام صاحب کو قرآن حکیم، حدیث فقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، منطق وفلسفہ، علم اخلاقیات، ادب و بلاغت صرف ونحو علم الکلام وغیرہ تمام امور شرعیہ پر عبور حاصل تھا اور ساتھ ہی علوم سائنس کے امام ہونے کی حیثیت سے اسطرح کے مسائل پر بھی تفصیلی بحث کرتے جس سے سائیلین بالکل مطمئن ہوجاتے۔

امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن کی علم سائنس میں بصیرت اور خدمات کو تفصیلاً بیان کرنے سے اس ناچیز کا علم عاجز ہے صرف چند صفحات پر مشتمل ایک مختصر سا ل مقابلہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں البتہ موقع ملنے پر ان شاء اللہ مزید تفصیلی مقالہ لکھنے کی کوشش کروں گا۔ ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ جب کسی پادری نے کہا کہ قرآن مجید میں ہے کہ پیٹ کا حال کوئی نہیں جانتا کہ بچہ ذکور ہے یا اناث ہے حالانکہ ہم نے ایک آلہ نکالا ہے جس سے سب حال معلوم ہوتا ہے اور پتا چلتا ہے۔

جب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے اس سلسلے میں استفتاء کیا گیا تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ایک تفصیلی رسالہ تحریر فرمایا۔ جس میں دلائل نقلیہ یعنی قرآن و حدیث اور دلائل عقلیہ سائنسیہ دے کر اس پادری کو لاجواب کردیا۔ قرآن و حدیث سے فلسفانہ انداز میں جو جواباً دلائل دیئے اس مقالے میں درج کرنے کی گنجائش نہیں تاہم عقلی دلائل کے طور پر اس کا کچھ حصہ اقتباس کرتا ہوں اور وہ یہ ہے:۔

اب آلہ محدثہ کی طرف چلئے فقیر اس پر مطلع نہ ہوا نہ کسی سے اس کا حال سنا ظاہر ایسی کوئی صورت نہیں کہ جنہیں رحم میں بحال و فی ظلمات ثلاث تین اندھیروں میں رہے اور بذریعہ آلہ شہود ہوجائے۔ اس کا جسم با آنکھوں سے نظر آئے کہ بعد میں علوق فم رحم سخت منضم ہوجاتا ہے جس میں میل سرمہ بدقت جائے اور اس جائے تنگ وتار میں جنین محبوس ہو بہو جاتا ہے وہ بھی یوں نہیں بلکہ اس پر تین غلاف اور چڑھے ہوتے ہیں ایک غشائے رقیق ملاتی جسم جنین جس میں اس کا فضلہ عرق جمع ہوجاتا ہے۔ اس پر ایک اور حجاب اس سے کثیف تر مسمّی بہ غشائے لفافی جس میں فضلہ بول جمع رہتا ہے اس پر ایک اور غلاف اکثف کہ سبکو غیط ہے جسے شیمہ کہتے ہیں۔ ایسی حالت میں بدن نظر آنے کا کیا محل ہے تو ظاہراً آلے کا محصل صرف بعض علامات و امارات ممیزہ منجملہ خواص خارجیہ کا بتانا ہوگا جن سے ذکورت و انوثت کا قیاس ہوسکے۔ جیسے رحم کی تجویف الیمن والیفسر میں حمل کا ہونا یا اور بعض تجربات کو بعض تازہ حاصل کئے گئے ہوں اگر اسی قدر ہوں جب تو کوئی نئی بات نہیں۔ پہلے بھی مجربین قیاسات فارقہ رکھتے تھے جیسے داہنے یا بائیں طرف جنین کی پیشتر جنبش یا حاملہ کی پستان راست یا چپ کے حجم میں افزائش یا سرہائے میں سرخی یا او اہٹ آنا یا رنگ روئے زن پر شادابی یا تیرگی چھانا یا حرکت زن میں خفت یا ثقل پانا یا قارورے میں اکثر اوقات حمرت یا بیامن غالب رہتی یا عورت کے خلاف عادت بعض اطعمہ جیدہ یا رویہ کی رغبت ہونی یا پشم کبود میں ذرا وند موقوق بعسل سرشتہ کا صبح علی الریق حمول اور ظہر تک مثل صائمہ رہ کر مزہ دھن کا امتحان کہ شیریں ہو یا تلخ الی غیر ذالک مما یعرفہ اھل الفن ولکل شروط یراعیھا البصیر فیصیب انطن اور عجائب صنع الٰہی جلت حکمت سے یہ بھی متحمل کہ کچھ ایسی تدابیر القا فرمائی ہوں جن سے جنین مشاہدہ ہی ہوجاتا ہو مثلاً بذریعہ قواسر پانچواں حجابوں میں بقدر حاجت توسیع کو تفریح دے کر روشنی پہنچا کر کچھ شیشے ایسے اوضاع پر لگائیں کہ باہم تادیہ عکوس کرتے ہوئے زجاج عقرب پر عکس لے آئیں یا زجاجات المتخالفۃ الملا ایسی وضعیں پائیں کہ اشعیہ بصریہ کو حسب قاعدہ معروضہ علم مناظر انعطاف دیتے ہوئے جنین تک لے جائیں جس طرح آفتاب کا کنارہ کہ ہنوز افق سے دور اور مقابلہ سے محجوب و مستور ہوتا ہے۔ بوجہ اختلاف ملا و غلظت عالم نسیم ہمیں محاذات بصر سے پہلے ہی نظر آجاتا اور طلوع حقیقی سے طلوع مرئی کہ وہی ملحوظ فی الشرع ہے بیشتر ہوتا ہے۔ یونہی جانب غروب بعد زوال محاذات و وقوع حجاب بھی کچھ دیر تک دکھائی دیتا اور غروب مرئی معتبر فی الشرع غروب حقیقی کے بعد ہوتا ہے۔ لہٰذا فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے جب عوامرات ربجیہ سے محاسبہ کیا اور اسے مشاہدہ بصری سے ملایا ہے

ہمیشہ نہار عرفی کو نہار نجومی پر اس سے زیادہ پایا ہے جو طرفین طلوع وغروب میں تفاوت افقین حسی وحقیقی بحسب ارتفاع قامت معتدلہ انسانی وتفاصیل نیم قطر فاصل میاں حاجت ومرکز کا مقتضی ہے نیز اسی لئے فقیر کا مشاہدہ ہے کہ قرص شمس تمام وکمال بالائے افق مشہور ہونے پر بھی ظلمت شب مطلع ومغرب میں نظر آتی ہے۔ حالانکہ مخروطی وظلی شمس میں ہرگز نیم دور سے کم فصل نہیں اور اختلاف منظر آفتاب غایت قلت میں ہی کہ مقدار عشر قطر تک بھی نہیں پہنچتا خیر کچھ بھی ہو ہم پہلی صورت فرض کرتے ہیں کہ مجرد کسی امارت خارجہ کی بنا پر قیاس ہی نہیں بلکہ بذریعہ آلہ اعضائے جنین یا چناں وچنین حجابات وکمین مشہود ہوجاتا ہے۔ بہرحال آخر تمام منشاء منہائے اعتراض مہمل صرف اس قدر کہ جو علم قرآن عظیم نے مولا سبحان وتعالیٰ کیلئے خاص مانا تھا ہمیں اس آلے سے حاصل ہوجاتا ہے حالانکہ

لا واللہ کبرت کلمۃ تخرج ین افواھھم ان یقولون الا کذباً

کیا بڑا بول ہے جو ان کے منہ سے نکلتا ہے وہ تو نہیں کہتا مگر جھوٹ۔

ہم پوچھتے ہیں کہ اس آلے سے تم کو اتنا ہی علم دیا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآنی آیات سے سائنسی آلات اور دیکھنے کا طریق کار بتا کر یہ ثابت کردیا کہ بچہ اناشہ وذکور معلوم کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ نیز اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے ان کے اس مہمل قول کو باطل اور جھوٹ قرار دیا، جوان کا کہنا تھا کہ یہ علم اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص فرمایا۔ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس قسم کے کروڑوں علوم اللہ شان مجدہ نے عام انسانوں بلکہ حیوانوں کو بھی عنایت کیا ہے اور پادری صاحب صرف چھوٹی سی بات پر اتنا بڑا دعویٰ کررہے ہیں۔ کیوں نہ ہو علمہ شدید القویٰ......وایضاً۔ علم الانسان مالم یعلم

غرضیکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے پادری کے اس مہمل اعتراض کا جواب قرآن اور سائنسی حقائق بلکہ تجربات کے ساتھ جو کہ اُنیس صفحات پر مشتمل ہے دیا۔

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور نظریہ حرکت زمین

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نیوٹن، آئن اسٹائن اور البرٹ ایف پورٹا کے پیش کیے ہوئے نظریات کا ردّ تین رِسالے لکھ کر کیا ہے:۔

۱......الکلمتہ الھلمتہ فی الحکمتہ الحکمتہ، لوھاء فلسفتہ المسئمتہ ...... ۱۳۳۸ھ مطبوعہ انڈیا۔

۲......فوز مبین در ردّ حرکت زمین ...... ۱۳۳۸ھ بریلی۔

۳......نزول آیات قرآن سکون زمین و آسمان ...... ۱۳۳۸ھ لاہور۔

ان رسائل میں امام و محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے قرآن حکیم سے ثابت کیا کہ زمین ساکن ہے۔ سورج اور دیگر سیارے زمین کے گردش کرتے ہیں۔ آپ نے ان لوگوں کے نظریے کا ردّ کرنے میں 105 عقلی و نقلی دلائل قائم کیے ہیں جن میں سے 90 دلائل خود آپ نے دیئے ہیں اور 15 دلائل سابقہ کتابوں سے ہیں۔

دُنیا نیوٹن اور آئن اسٹائن کے نظریات سے آگاہ ہے مگر مسلمانوں کیلئے وقت کا یہ تقاضا ہے کہ اپنے اس عظیم مفکر و سائنسدان کے تعقبات کو تنقیدات کا گہرا مطالعہ کریں اور دنیا کو ان کے بارے میں آگاہ کریں چونکہ امام علیہ الرحمۃ بات دلائل سے کرتے ہیں۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کتاب ردّ حرکت زمین کا جبر پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام (نوبل انعام یافتہ) نے مطالعہ کیا اور اپنے خیال کا اِظہار ایک مکتوب میں ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے نام لکھا تھا (پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ صاحب قادری کے رسالے قرآن سائنس اور امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) سے ماخوذ ہے) آپ لکھتے ہیں:۔

مجھے خوشی ہے کہ حضرت مولانا (علیہ الرحمۃ) نے اپنے دلائل میں (Logical Aximotic) پہلو مدنظر رکھا ہے۔

امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کے نظریہ سکون زمین کے سلسلے میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے ایک پروفیسر یوں رقم طراز ہیں:۔

اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کی ضرب دراصل نیوٹن کے نظریات پر ہے۔ اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کی تحریر کو سرسری نظر سے دیکھ کر ردّ کر دینا میرے خیال میں غیر سائنسی فعل ہے خصوصاً اس صورت میں جب نامور سائنسدان اس قسم کے نظریات آج بھی رکھتے ہیں۔

محمد یونس خان آفریدی سابقہ ایف آر جی ایس (لندن) نے بھی ایک رسالہ اعلیٰ حضرت کے نظریہ سکون زمین کی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے انکا مختصر تعارف گزشتہ صفحہ میں گزر چکا ہے۔ انہوں نے اپنا رسالہ The New Theory of Solar System میں عقلی و نقلی دلائل دیئے ہیں اور آخر میں حرکت سورج اور دن اور رات کے تبدیل ہونے کا نقشہ بھی بنایا ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور علم ریاضی

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت جامع منقول و معقول علوم تھی۔ علوم عقلیہ میں محدث بریلوی کو جو کمال حاصل تھا وہ معاصرین میں سے بڑے سے بڑے جید عالم دین کو نہیں تھا۔ فلکیات، ریاضیات، طبیعات، حجریات، حیوانیات غرضیکہ کون سا ایسا شعبہ ہے جس میں انہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں کا ثبوت نہ دیا ہو اور ہر ایک باب میں کوئی یادگار تصنیف نہ چھوڑی ہو۔ علوم عقلیہ میں علم ریاضی عام طور پر مشکل اور خشک مضمون گردانا جاتا ہے لیکن امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) جیسی عظیم شخصیت اس فن کی رسیا معلوم ہوتی ہے۔

۱۳۳۹ھ ۱۹۱۸ء سے قبل کا واقعہ ہے۔ ہندوستان کے مشہور ریاضی دان اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر سرضیاء الدین (۱۹۴۷ء) نے علم المربعات سے متعلق ایک سوال اخبار دبدبہ سکندری (رامپور) سے طبع کرایا کہ کوئی ماہر ریاضی دان اس کا تشفی بخش جواب دے۔ جب فاضل بریلوی (علیہ الرحمۃ) کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا گیا تو امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) نے مدلل جواب دے کر شائع کرایا، ساتھ ہی ایک سوال پیش کر کے سرضیاء الدین کو متحیر کر دیا۔ امام موصوف سے بے حد متاثر ہو کر ضیاء الدین نے کہا کہ ایک مولوی نے نہ صرف جواب دیا بلکہ اُلٹا سوال بھی پیش کیا۔

یہ سرضیاء الدین کا محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) سے پہلا غائبانہ تعارف تھا اس کے بعد پروفیسر موصوف کو ایک دفعہ پھر ریاضی کے مسئلے میں دُشواری پیش آئی اور جس کے حل کیلئے جرمنی جانا چاہتے تھے لیکن محدث بریلوی کے خلیفہ سیّد سلیمان اشرف بہاری (سابق صدر شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) موصوف کو لیکر بریلی شریف حاضر ہوئے اور جب ڈاکٹر ضیاء الدین نے اپنا پیچیدہ مسئلہ فاضل بریلوی (علیہ الرحمۃ) کے سامنے پیش کیا تو آپ (علیہ الرحمۃ) نے اسی وقت اس کا حل پیش کر دیا اور اسی تاثر کی بناء پر ڈاکٹر ضیاء الدین نے خلیفۂ اعلیٰ حضرت اشرف بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا...... یار اتنا زبردست محقق عالم اس وقت ان کے سوا شاید ہی ہو اللہ تعالیٰ نے ایسا علم دیا ہے کہ عقل حیران ہے۔ دینی، مذہبی، اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ ریاضی، اقلیدس، جبر و مقابلہ، توقیت وغیرہا میں اتنی زبردست قابلیت و مہارت کہ میری عقل جس مسئلے کو ہفتوں غور و فکر کے باوجود حل نہ کر سکی۔ حضرت نے چند منٹ میں حل کر دیا۔ صحیح معنوں میں یہ ہستی نوبل پرائز کی مستحق ہے۔

ایک اور موقع پر ڈاکٹر ضیاء الدین، محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) سے متاثر ہو کر یوں گویا ہوتے ہیں...... اپنے ملک میں معقولات کا جب اتنا بڑا اکسپرٹ (Expert) موجود ہے تو ہم نے یورپ جا کر جو کچھ سیکھا وقت ضائع کیا۔

گزشتہ صفحات میں اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کی چند کتب اور رسالوں کی فہرست علوم کے حوالے سے پیش کی گئی ہے۔ علم ریاضی میں جتنی کتابیں ہیں اس سے بھی محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کی علم ریاضی میں مہارت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور علم جفر

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جہاں علم کیمیا، حیوانیات، علم ہیئت، لوغارثم، ریاضی میں مہارت حاصل کی، وہیں انہیں ایسے علوم کا بھی وافر حصہ ملا جن کا تعلق علم الاسرار میں ہوتا ہے۔ علم جعفر بھی انہی علوم میں سے ایک ہے۔ شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں، ان ھذا العلم لا یوجد فی السطور ولا یوجد بالقیاس ولا بالھندستہ ولا بالذوق ولا بالعقل ولا بالفھم و انما یختض برحمۃ من یشاء و یھدی الیہ من اناب یہ علم تمام علوم وفنون میں مشکل ہے۔ ۱۲۹۴ھ میں مولانا ابوالحسن احمد نوری مارہروی نے امام احمد رضا محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کو صرف ایک قاعدہ بدوح یمین کی تلقین کی، امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) نے استاد مکرم کی تلقین کے مطابق اس علم کی تحصیل کیلئے جدوجہد کی اور رازہائے بستہ کے پیچ وخم کو سلجھانے میں کامیاب ہوئے اور جعفر الجامع کے عظیم قاعدہ سے پیچیدہ مسائل کو حل کیا اور اس فن میں کچھ جداوّل بھی تیار کیے اور سینکڑوں جداول اپنے شاگردوں کو املا کرائیں مگر امام نے اپنی طبع زاد ایجادات کو اپنے مشہور شاگرد سیّد حسین مدنی کو نذر کردی تھیں۔ ان جداول کے علاوہ اور بھی جداول آپ نے تحریر فرمائیں جو کہ عربی فارسی اور اردو میں ہیں اور اس فن میں ۹ کتابیں یادگار چھوڑی ہیں کچھ مطبوعہ ہیں اور کچھ قلمی صورت میں محفوظ ہیں۔ ان شاءَ اللہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ)، کراچی کی قابل قدر کاوشوں سے غیر مطبوعہ بھی چھپ کر منظر عام پر آئیں گی۔

(علم جفر پر اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کی مطبوعہ کے نام گزشتہ صفحات میں درج ہیں۔)

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور علم توقیت

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جہاں دوسرے علوم کے امام تھے وہیں علم توقیت میں بھی یکتائے زمانہ تھے۔ مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی جلالت علمی اور فن توقیت میں مہارت کو اس طرح بیان فرماتے ہیں، آپ کا علم توقیت میں کمال حد ایجاد پر تھا یعنی اس کا موجود کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک اور مقام پر یوں معترف ہیں، مولوی سیّد شاہ غلام محمد صاحب بہاری، مولانا حکیم سیّد شاہ عزیز غوث صاحب، نواب مرزا صاحب بریلوی نے اس فن کو حاصل کرنا شروع کیا تو کوئی کتاب اس فن کی نہ تھی جس کو ہم لوگ پڑھتے، اسی وجہ سے اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) خود اس کے قواعد زبانی ارشاد فرماتے اس کو ہم لکھ لیتے اور اسی کے مطابق عمل کر کے اوقات معلوم کر لیتے۔ ایک زمانہ تک وہ قواعد ہماری کاپیوں میں لکھے رہے پھر میں نے ان سب کو ایک کتاب میں جمع کر کے پوری توضیح وتشریح کے ساتھ مع مثال بلکہ امثلہ لکھ کر اس کا نام **الجواہر والیواقیت فی علم التوقیت معرف بہ توضیح التوقیت** رکھا۔

اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کو اس علم پر اس قدر کمال تھا کہ اپنے ایجاد کردہ قواعد کے ذریعے سے طلوع آفتاب، غروبِ آفتاب اور سیاروں کی معرفت وچال چلن بھی معلوم کر لیتے تھے۔

الغرض امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) نے اس فن میں قواعد ہی ایجاد نہیں کیے بلکہ عربی، اردو اور فارسی میں ایک سو سے زائد کتب ورسائل یادگار چھوڑے ہیں۔ گزشتہ صفحات میں کتابوں کی فہرست میں دیکھنے سے اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کی اس فن میں مہارت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور علم تکسیر

ریاضی کی طرح علم تکسیر بھی ایک مشکل اور خشک مضمون تصوّر کیا جاتا ہے۔اس لئے ہر آدمی اس علم کے بار گراں کو اُٹھانے کی جرأت نہیں کرتا مگر اسکے برعکس جب ہم محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کو دیکھتے ہیں تو وہ اس علم کے نہ صرف ماہر بلکہ موجد نظر آتے ہیں۔ بعض اہل فن اپنے بزرگوں کے مجموعہ اعمال یا مجربات سے نقوش باقاعدہ یا بے قاعدہ نقل کردیتے ہیں یا نقش مثلث و مربع نقش بھرنا بہت جانتے ہیں، مکمل چال سے نقوش بھرنا بہت مشکل ہے۔ اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) کے معاصرین بھی نقوش کے قواعد میں مکمل دکھائے نہیں دیتے مگر محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کی ذہانت اور عبقریت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ ماہر تقسیم مولانا مقبول احمد نے امام موصوف کے شاگرد رشید ظفر الدین بہاری سے علم تکسیر سے متعلق سوال کیا انہوں نے ایسے مدلل جواب الجواب دیے کہ مولانا مقبول صاحب ششدر رہ گئے اور دریافت فرمایا کہ تم نے یہ علم کن سے سیکھا ہے ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) سے مجھے یہ علم حاصل ہوا ہے پھر مولانا مقبول احمد نے استفسار فرمایا کہ امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کو کتنے طریقوں سے نقش بھرنا آتا تھا۔انہوں نے جواب دیا 2300 طریقے سے۔ کہا کہ آپ نے اور کیوں نہیں سیکھا؟ مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے، وہ علم وفن کے دریا نہیں سمندر ہیں۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو علماء حجاز نے بھی اس فن کا موجد تسلیم کیا ہے اس فن پر محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کی کتب و رسائل بھی یادگار ہیں۔

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور علم سیاسیات

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس فن میں بھی قابل تحسین کمال حاصل کیا تھا۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ پروفیسر البرٹ ایف پورٹا (اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے معاصرین میں سے تھا) نے ایک مرتبہ خطرناک پیش گوئی کی کہ ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو سورج کے سامنے بیک وقت متعدد سیاروں کے اجتماع اور ان کی مجموعی کشش سے سورج میں زبردست گھاؤ پڑیں گے جس سے امریکہ اور پورے عالم میں قیامتِ صغریٰ برپا ہوگی اور شدید آندھیاں اور طوفان دنیا سے بعض علاقوں کو صفحۂ ہستی سے نیست و نابود کردیں گے۔ اس خطرناک پیشن گوئی کے شائع ہوتے ہی ہزاروں لوگ دہشت میں مبتلا ہوکر گرجا گھروں میں پناہ گزیں ہوئے اور دعائیں کرنے لگے، طلبہ نے اسکولوں سے چھٹیاں لے لیں اور کئی مقام پر گھنٹیاں بجنے لگیں اور اہل شہر سہم کر رہ گئے۔ مولانا محمد ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پروفیسر کی اس پیشن گوئی کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے سامنے پیش کردیا۔ امام صاحب نے مولانا بہاری کو اس طرح ایک مکتوب میں لکھا:۔

آپ کا پرچہ آیا نواب صاحب نے ترجمہ کیا بات کسی عجیب بے ادراک کی تحریر ہے جس ہی کا ایک ایک حرف بھی نہیں آتا سراپا اغلاط سے حملو ہے اور پروفیسر کی اس پیشن گوئی کے جواب میں ایک شاہکار رسالہ قلمبند کیا جس کا تاریخی نام معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین ۱۳۳۸ھ ۱۹۱۹ء رکھا۔ جب ۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کا آفتاب غروب ہوا تو پروفیسر کی پیشن گوئی غلط ثابت ہوئی۔ اس کے علاوہ مشہور سائنسدان پروفیسر البرٹ آئن اسٹائن محدث بریلوی کے معاصرین سے تھے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے اس کے نظریات پر بھی تنقید کی اور اِصلاح فرمائی۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور تاریخ گوئی

تاریخ گوئی کا تعلق علم ریاضی ہی سے ہے تاریخ گوئی میں محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) یکتائے روزگار تھے۔ محدث بریلوی حیرت انگیز قوتِ حافظہ اور خداداد صلاحیتوں کی بناء پر اس وقت کے علماء سے سبقت لے گئے نہ کہ دور دراز کا طویل سفر طے کر کے۔ ماشاء اللہ محدث بریلوی کو اس فن پر اتنا کمال حاصل تھا کہ کوئی شخص جتنی دیر میں کوئی مفہوم لفظوں میں بیان کرتا ہے اتنی دیر میں بے تکلف تاریخ یمادے اور جملے فرمادیا کرتے تھے۔ امام موصوف ہر معاملے میں سن ہجری کو سن عیسوی پر مقدمہ رکھتے تھے جب کہ اس فن کے دوسرے ماہرین اس کا خیال نہیں رکھتے ہیں۔

یہ فن اتنا مشکل ہے کہ بڑے بڑے ماہرین اسماء کی تاریخ میں متعدد گھنٹے صَرف کرتے ہیں مگر امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کو فن تاریخ گوئی میں اس قدر دسترس حاصل تھی کہ بامعنی اور محل کی مناسبت سے برجستہ تاریخی مادے نکال دیتے تھے۔ اس قسم کے واقعات بھی موجود ہیں۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نظم و نثر دونوں میں برجستہ تاریخیں استخراج فرماتے تھے۔ اس سے ان کی اس فن میں مہارت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور سائنٹفک ترجمۂ قرآن کنزالایمان

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قرآنِ پاک کے ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ باطنی علوم کے بھی ماہر تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے ترجمۂ قرآن کنزالایمان میں اس بات کا خاص اہتمام فرمایا کہ آیت جس موضوع پر بات کر رہی ہے اسی علم کے حوالے سے آیت کا ترجمہ کیا ہے۔ اس سے ان کے علوم قرآن کی گہرائی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ دوسری جانب ان کے ہم عصر یا ماقابل اور بعد کے مترجمین نے اس چیز کا خیال رکھا ہی نہیں۔ شاہ رفیع الدین، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی فتح محمد جالندھری، ڈپٹی نذیر احمد مرزا بشیر الدین، مولوی مودودی وغیرہ نے بھی تراجم کئے۔ محدث بریلوی عالم دین ہونے کے ساتھ سائنسدان بھی ہیں لہٰذا آپ کا ترجمہ پڑھ کر علماء تو علماء، علوم عقلیہ کے ماہر بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں۔ وہ یہ جان کر خوش ہوتے ہیں کہ سائنسی قانون جو آج پیش کئے جا رہے ہیں ہمارا قرآن سوسال پہلے بیان کر چکا ہے۔ مثلاً اس حقیقت سے کون اِنکار کر سکتا ہے کہ انسان زمین کے کناروں سے نکل کر فضاؤں کو چیرتا ہوا چاند پر پہنچ گیا اب یہ دو باتیں قابل غور ہیں کہ کیا انسان زمین کی حدود سے باہر نکل سکتا ہے یا نہیں اور نکلنے والا کافر ہو گا یا مسلمان۔ دوسری بات یہ ہے کہ آیا انسان چاند یا دوسرے سیاروں پر پہنچ سکتا ہے یا نہیں ان دونوں باتوں کا جواب صِرف اور صرف امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) اپنے ترجمے میں دیتے ہیں۔

یمعشر الجن والا من ان استطعتم ان تنفذون من اقطار السموت والارض فانفذو لا تنفذون الا بسلطن (پ ۲۷۔ سورۂ رحمٰن)

اے جن وانس کے گروہ! اگر تم سے ہو سکے کہ آسمان وزمین کے کناروں سے نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے۔

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے ترجمہ سے یہ ثابت ہوا کہ زمین کے کناروں سے نکلنا آسان تو نہیں لیکن اگر نکل بھی جائیں تو سلطنت اسی کی ہوگی یعنی ہر جگہ اسی ربّ عزوجل کی ربوبیت ہے۔ محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) نے لا تنفذون الا بسلطٰن کا ترجمہ کیا ہے۔ عین سائنٹیفک ہے کیونکہ کوششوں کے بعد زمین کے کناروں سے نکلنے کا اشارہ اس میں پایا جاتا ہے۔ آج ہزاروں لاکھوں آدمی فضائی سفر کرتے ہیں زمین سے ۳۰۔۴۰ ہزار فٹ بلندی پر جاتے ہیں، انسان نے راکٹ کے ذریعے چاند کا بھی سفر کیا بلکہ اب تو چاند سے بھی دُور زمین کے کناروں سے کروڑوں میل دُور ہے کا رُخ اختیار کیا۔ اگر زمین کے کناروں سے نکلنا ناممکن ہوتا تو کسی طرح کوئی انسان کروڑوں کوششوں کے باوجود نکل نہیں پاتا۔ مگر قرآنِ پاک میں نکلنے کا اشارہ ہے اور اس اشارے کو صِرف محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) جیسے باریک بین سائنسدان نے واضح کر دیا چونکہ قرآن میں ہر شے کا علم ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کا جواب اس میں نہ ملے دوسرے کسی مترجم کو اس طرف اشارہ کرنا نہ آیا جن کے نام پیچھے صفحہ میں دیئے گئے ہیں۔ ان تراجم سے یہی پتا چلتا ہے کہ انسان کا زمین کے کناروں سے نکلنا ہی محال ہے۔

اسی طرح دوسرا سوال یہ تھا کہ آیا انسان چاند یا دوسرے سیاروں پر پہنچ سکتا ہے یا نہیں۔ اس سوال کا جواب بھی امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے اپنے ترجمہ میں دیا جبکہ اس وقت انسان نے چاند پر قدم بھی نہیں رکھا تھا۔ محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کی قرآنِ پاک پر گہری نظر اور پھر انسانی صلاحیتوں کا اندازہ...... لہٰذا اس آیتِ کریمہ سے اس کا جواب بھی استنباط فرمایا:۔

والقمر اذا تسق ٥ لترکبن طبقا عن طبق ٥ فما لهم لا یومنون ٥

اور چاند کی قسم جب کامل ہو جائے، اور ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے، تو کیا ہوا انہیں ایمان نہیں لائے۔

بیسیوں آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ چاند پر قدم رکھنے والے کافر ہی ہوں گے اور سارا عالم جانتا ہے کہ وہ خلاباز دو امریکن نیل آرمسٹرانگ اور ایڈن ایلڈرن کافر ہی تھے۔ یہ بھی محدث بریلوی (علیہ رحمۃ) کے جدت پسند دماغ ہی نے سمجھا اور اپنے ترجمے میں اس کی تصریح فرمائی۔ اب اسی آیت کا ترجمہ دوسرے مترجمین کرتے ہیں۔ شاہ رفیع الدین دہلوی، مولوی اشرف علی تھانوی، ڈپٹی نذیر احمد، مولوی مودودی، مولوی فرمان علی وغیرہ مگر کسی میں بھی انسان کی اس ترقی کی طرف اشارہ نہیں۔ ان تراجم اور محدث بریلوی (علیہ رحمۃ) کے ترجمے کا تقابلی مطالعہ کرنے کے بعد ایک دینی اور سائنسی بصیرت رکھنے والا شخص یہی کہے گا کہ برصغیر پاک و ہند میں محدث بریلوی (علیہ رحمۃ) جیسا متبحر عالم اور کوئی نہیں تھا۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب جو کہ کراچی یونیورسٹی میں گزشتہ کئی سالوں سے ارضیات پڑھا رہے ہیں کا کہنا ہے کہ میری نظر جب ترجمہ قرآن پر پڑتی ہے تو میں ان آیات میں وہ قوانین تلاش کرتا ہوں جو زمین کی پیدائش اور اس کے ارتقاع سے تعلق رکھتے ہیں۔ مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی کہ کسی ترجمے میں مجھے اس علم کے متعلق اور دوسرے جغرافیائی نظریات و اصطلاحات نہیں ملتیں اور یہ محدث بریلوی (علیہ رحمۃ) کی ہی خاصیت ہے کہ ان کے ترجمہ قرآن میں محدث بریلوی (علیہ رحمۃ) نے اس باطنی عمل کو سمجھتے ہوئے لفظوں کا چناؤ کر کے اس علم کی عکاسی کی ہے جس علم کیلئے وہ آیت نشاندہی کر رہی ہے۔

چنانچہ مجید اللہ قادری صاحب نے **وجعلنا فی الارض رواسی ان تمید بھم** (الانبیاء) کے تحت پوری Isortatic Theory بیان فرمائی ہے اور یہ کہا کہ اعلیٰ حضرت (علیہ الرحمۃ) ہی نے دو لفظوں میں جو قدرتی عمل ہوا ہے پیش کر دیا کہ پہاڑ ضرور جمائے گئے ہیں یعنی یہ لنگر انداز ہیں۔ (حوالہ: قرآن سائنس اور امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) از مجید اللہ قادری صاحب)

اس موضوع پر ڈاکٹر مجید اللہ صاحب نے پورا قانون بیان فرمایا ہے مگر طوالت کے خوف سے صرف اشارات پر گفتگو کر رہا ہوں۔ تفصیل کیلئے رسالہ قرآن سائنس اور امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ)...... ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر علوم کے متعلق بھی اس ترجمہ میں تصریحات اور اشارے ہیں جبکہ اُردو کے دوسرے تراجم اس چیز سے خالی نظر آتے ہیں۔ اس سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کا ترجمہ قرآن کنزالایمان سائنٹفک ترجمہ ہے۔

یہ تمام دلائل و قرآئن اس بات کے شاہد ہیں کہ محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) مسلمان سائنسدانوں میں ان چن معروف ہستیوں میں شامل ہیں جن کو دینی اور سائنسی دونوں علوم میں مجدد تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ جیسے امام غزالی، امام رازی، البیرونی، ابن سینا اور ابن خلدون جیسی شخصیات جو کہ ہر لحاظ سے بحر العلوم تھیں۔ کاش کہ محدث بریلوی (علیہ الرحمۃ) کی وہ تمام قلمی کاوشیں جو انہوں نے تقریباً ہر فن میں یادگار چھوڑی ہیں منظر عام پر آتیں اور عام فہم زبان میں دنیا کے سامنے پیش کی جاتیں۔ اپنے و اغیار بلاچوں و چرا انہیں مجدد دین و ملت اور عظیم سائنسدان و موجد مانتے۔ اِن شاءَ اللہ وقت کے تقاضوں کے ساتھ ساتھ مخلص سُنّی حضرات کا مخلصانہ علمی و عملی کوششوں سے ایک دن ایسا ضرور آئے گا۔

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور علم طب

(علم طب کے معروف و مشہور ماہر حکیم محمد سعید سابق گورنر آف سندھ اینڈ وائس چانسلر آف ہمدرد یونیورسٹی کی نظر میں)

حکیم محمد سعید کی جب امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی کاوشوں پر نظر پڑی تو علم طب کے ماہر نے اپنے ایک پیغام میں یوں تاثر لکھا،

گزشتہ نصف صدی میں طبقہ علماء میں جو جامع شخصیات ظہور میں آئی ہیں ان میں مولانا احمد رضا خان (علیہ الرحمۃ) کا مقام بہت ممتاز ہے۔ ان کی علمی دینی اور ملی خدمات کا دائرہ وسیع ہے۔ تفقہ اور دینی علوم میں فاضل بریلوی کی مہارت کے ساتھ سائنس اور طب کے علوم میں بھی انکی بصیرت علماء سلف کے اس ذہن وفکر کی نمائندگی کرتی ہے جس میں دین و دنیاوی علوم کی تفریق نہ تھی۔ ان کی شخصیت کا یہ پہلو عصر حاضر کے علماء اور دانش گاہوں کے معلمین دونوں کو دعوت فکر و مطالعہ دیتا ہے۔ ان کی تصانیف ہمارے لئے بیش بہا وِرثے کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کے تحقیقی مطالعے سے علوم وفنون کے بہت سے گوشے سامنے آسکتے ہیں۔

دوسرے موقع پر حکیم محمد سعید نے امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کی علم میں مہارت کے بارے میں اپنے خیالات کا اِظہار یوں فرمایا ہے،

فاضل بریلوی کے فتاویٰ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ احکام کی گہرائیوں تک پہنچنے کیلئے سائنس وطب کے تمام وسائل سے کام لیتے ہیں اور اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ کس لفظ کی معنویت کی تحقیق کیلئے کن علمی مصادر کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اسلئے ان کے فتاویٰ میں بہت سے علوم کے نکات ملتے ہیں مگر طب اور اس علم کے دیگر شعبے مثلاً کیمیا اور علم الاحجار کو تقدم حاصل ہے اور جس وسعت کے ساتھ اس علم کے حوالے ان کے ہاں ملتے ہیں ان سے ان کی دقت نظر اور طبی بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے وہ اپنی تحریروں میں صِرف ایک مفتی نہیں بلکہ محقق طبیب بھی معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے اس تحقیقی اسلوب و بیان سے دین وطب (سائنس) کے باہمی تعلق کی بھی خوب وضاحت ہوجاتی ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور

اسلامک ہیرو ڈاکٹر عبدالقدیر خان غوری

(آپ کی ہمہ جہت شخصیت کا ایک اہم پہلو سائنس سے شناسائی ہے)

جناب عبدالقدیر خان (پراجیکٹ ڈائریکٹر اکیڈمی سائنسز کہوٹہ) نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کے نام اپنے ایک پیغام میں اس طرح فرمایا، یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا حسب سابق امسال بھی برصغیر پاک و ہند کے بلند پایہ دینی رہنما اور مفکر اسلام جناب امام احمد رضا خان بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے یوم وصال پر کانفرنس کا اہتمام کر رہا ہے جس میں عالم اسلام کے اسکالرز، علماء، مفکرین ان زندگی اور تعلیمات پر روشنی ڈالیں گے۔

آج سے سو سال قبل جب انگریز ہندوؤں کے ساتھ ساز باز کر کے ہند کی معیشت پر قابض ہوئے تو مسلمانوں کے تشخص اور تعلیمی نظام کو زبردست دھچکا لگا۔ استعماری طاقتوں کے مذموم عزائم کی بدولت مذہبی قدریں زوال پذیر ہونے لگی تھیں۔ اس پر آشوب دور میں اللہ عزّ وجل نے برصغیر کے مسلمانوں کو امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی باصلاحیت اور مدبرانہ قیادت سے نوازا کہ جس کی تصانیف، تالیفات اور تبلیغی کاوشوں نے شکست خوردہ قوم میں ایک فکری انقلاب پیدا کر دیا۔

امام صاحب (علیہ الرحمۃ) کی شخصیت جذبۂ عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لبریز تھی۔ آپ کی ساری زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ آپ کی ذات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وفا شعاری کا نشان مجسم تھی۔

آپ کی ہمہ جہت شخصیت کا اہم پہلو سائنس سے شناسائی بھی ہے۔ سورج کو حرکت پذیر اور محو گردش ثابت کرنے میں آپ کے دلائل بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

آج جبکہ ہمارا معاشرہ فروعی لسانی اور نام نہاد جریہ فرقوں کے گروہوں میں منقسم نظر آتا ہے بلکہ دوسری طرف ہمارا دشمن ہمیں تباہ و برباد کرنے کی گھات میں بیٹھا ہے تو میں سمجھتا ہوں امام صاحب (علیہ الرحمۃ) کی تعلیمات سے بہرہ ور ہو کر ہم آج بھی سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن سکتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

۲۲ مئی ۱۹۹۸ء

تتمہ

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مختلف سائنسی علوم پر مہارت جوانہیں حاصل تھی کو مکمل طور پر احاطے میں لانے کیلئے کئی اچھے اصحاب علم کی خدمات کی ضرورت ہے۔ احقر العباد نے مختلف کتب و رسائل اور اساتذہ کرام کی کرم نوازیوں کے توسط سے اپنی بھرپور سعی کی ہے۔ میں نے یہ موضوع سائنسی دنیا میں مسلم مفکرین کی خدمات صرف اور صرف اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی سائنسی خدمات پر کچھ لکھ کر ایک عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلاموں کی صف میں اپنے آپ کو شامل کرنے کی ایک کڑی سمجھتے ہوئے منتخب کیا تھا اور آج ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۱۶ھ بمطابق ۲۲ نومبر ۱۹۹۵ء کو مکمل کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم و عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے سے علم و غلامیٔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انمول دولت عطا فرمائے۔ **آمین**

قارئین حضرات سے اُمید ہے کہ اگر اس مختصر سے مقالے میں کوئی غلطی پائیں تو ناچیز کو آگاہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ واولیاء امتہ اجمعین الی یوم الدین

کتابیات

مرتبہ	کتاب / رسالہ	نمبرشمار
ترجمۂ کنزالایمان، امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	قرآن حکیم	۱
پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب	تفسیر ضیاء القرآن	۲
امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	صحیح بخاری شریف	۳
ڈاکٹر بلوک نورباقی (ترکی)	قرآنی آیات اور سائنسی حقائق	٤
ڈاکٹر خالد غزنوی (صدارتی انعام یافتہ)	طب نبوی اور جدید سائنس	۵
Mr. Mohammad Fazl-ur-Rahman	What Is Islam?	٦
Dr. Mohammad R. Mirza	Muslim Contribution To Science	۷
Syed Rahman	An Introduction To Islamic Cultureand Philosophy	۸
Muhammad Younus Khan Afridi (Ex-F.R.G.S. (London)	The New Theory Of Solar System	۹
مولوی عبدالسلام ندوی	حکماء اسلام	۱۰
پروفیسر فلپ کے حق (انگریزی)	عرب اور اسلام	۱۱
ترجمہ: سیّد علی بلگرامی مرحوم	تمدن عرب	۱۲
مولوی عبدالرحمٰن خان خیرآبادی	قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کی علمی خدمات	۱۳
ابراہیم عمادی ندوی	مسلمان سائنسدان اور ان کی خدمات	١٤
جناب محمد ریاست علی قادری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)	معارف رضا ۱۴۰۳ھ ۱۹۸۳ء	۱۵
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (علیہ الرحمۃ) کراچی	مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۵ء کراچی	١٦
پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، کراچی	قرآن سائنس اور احمد رضا (علیہ الرحمۃ)	۱۷
امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟	۱۸